Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

21 / شعبان 1429 ہجری، 13 / ظہور 1388 ہش، 13 / اگست 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو

ارشاد باری تعالیٰ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ: ۱۸۶-۱۸۷)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

☆...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

☆......حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنوخزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً جنّت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔'' (الترغیب والترھیب کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان)

☆...... ''حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے ....اور جس شخص نے اس مقدس مہینے میں کوئی فریضہ ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مساوات واخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔''

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم الترھیب فی صیام رمضان)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہوجائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔'' (بدر ۱۲/دسمبر ۱۹۰۲ء)

''رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں''۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ صفحہ ۲)

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کی صحت ان دنوں کمزور ہے۔ گزشتہ دنوں چند یوم امرتسر کے ہسپتال میں داخل رہ کر اب گھر تشریف لے آئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ اور فعال وبابرکت زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان المبارک کی آمد
اور
ہمارا فرض

قارئین کے ہاتھوں میں جب یہ شمارہ ہوگا تو رمضان المبارک کی آمد آمد ہوگی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بار پھر ہماری زندگی میں رمضان کا بابرکت مہینہ آرہا ہے۔اس ماہ کی بہت سی برکات کا ذکر قرآن مجید اور احادیث میں آتا ہے۔رمضان المبارک کی فرضیت،اہمیت و برکات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورة البقرة 183-185)

ترجمہ:اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تا کہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس کی (یعنی روزہ کی) طاقت نہ رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیہ رمضان کے) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومنوں پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے اور پہلی اقوام پر بھی روزے فرض کئے گئے تھے۔اسلامی روزے کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقویٰ کا حصول ہوتا ہے۔اگرچہ کہ دیگر اقوام کے لوگ بعض دنیوی اغراض اور مقاصد کے لئے بھی روزہ رکھتے ہیں۔اور ان میں افراط و تفریط کا پہلو بھی پایا جاتا ہے۔لیکن جو روزے مذہب اسلام میں فرض کئے گئے ہیں۔ان میں فطری تقاضوں کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔مثلاً مریض اور مسافر روزے نہ رکھے۔نابالغ،حائضہ مرضعہ،حاملہ روزے نہ رکھے۔اگر ہو سکے تو ایسے لوگ ان وجوہات کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھیں یا اگر توفیق ہو تو فدیہ دے دیں۔بہر حال روزے رکھنا ہی بہتر ہے۔روزے کے متعلق تفصیلی احکام کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔رمضان المبارک میں دونوں پہلو حقوق اللہ اور حقوق العباد پائے جاتے ہیں۔رمضان میں ایک مومن جہاں حقوق اللہ ادا کرتے ہوئے کثرت سے ذکر الٰہی کرتا،فرض نمازوں کے علاوہ نوافل ادا کرتا اور نماز تراویح پڑھتا اور کثرت سے تلاوت قرآن مجید کرتا ہے۔وہاں صدقہ و خیرات کر کے اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرتا ہے۔احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو آنحضرت ﷺ کمر کس لیتے۔راتوں کو جاگتے اور تیز ہوا سے بھی زیادہ صدقہ و خیرات کرتے۔آنحضرت ﷺ نے اس مہینہ کے تینوں عشروں کی الگ الگ خصوصیات کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ پہلا عشرہ خدا کی رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے بچانے کا موجب ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! ایک بہت بڑے مہینہ نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف قرب چاہے اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کا ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ستر فرض ادا کئے وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے وہ مواسات کا مہینہ ہے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس میں کسی روزہ دار کو افطار کروائے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اس کو بھی اس قدر ثواب ملتا ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہیں آتی ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک افطار نہیں کروا سکتا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ افطار کرواتا ہے۔جو روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی پیاسا نہ ہوگا اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اوّل رحمت ہے اس کے درمیان میں بخشش ہے اور اس کے آخر میں آگ سے آزادی ہے۔جو شخص اس میں اپنے غلام کا بوجھ ہلکا کر دے اللہ اس کو بخش دیتا ہے اور آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزہ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ جدید ایڈیشن)

روزے کا ایک روحانی فائدہ قرآن مجید میں تقویٰ کا حصول بتایا گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔لعلکم تتقون میں ایک اور فائدہ یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے اور یہ غرض اس طرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ ان عیوب کو دیکھ لیتا ہے جو اسے پہلے نظر نہ آتے تھے اسی طرح گناہوں سے انسان اس طرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی شخص اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ منہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اسے ہر روحانی نقصان دہ چیز سے بھی روکا جائے نہ جھوٹ بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں نہ غیبت کی جائے نہ جھگڑا کیا جائے اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کیلئے ہے لیکن روزہ دار خاص طور پر اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے۔

کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی ۱۱ مہینوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اور اسطرح روزہ اسے ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچالیتا ہے“ (تفسیر کبیر)

ان ارشادات اور فرامین سے روزے کی اہمیت وفضیلت اور برکات کا پتہ چلتا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو صحت و تندرستی سے رکھے اور رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اس کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کا قرب پانے والے ہوں (قریشی محمد فضل اللہ)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے

منظوم کلام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے

جب تک کہ دَم میں دَم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سِوا مجھے

منجملہ تیرے فضل و کرم کے ہے یہ بھی ایک
عیسیٰ مسیحؑ سا ہے دیا رہنما مجھے

تیری رضا کا ہوں مَیں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اِس طرف بھی ہو
بحرِ گُنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے

موسیٰؑ کے ساتھ تیری رہیں لَن ترَانیاں
زنہار مَیں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

احساں نہ تیرا بھولوں گا تازیست اے مسیحؑ
پہنچا دے گر تُو یار کے دَر پر ذرا مجھے

سجدہ کُناں ہوں دَر پہ تیرے اے مرے خدا
اُٹھوں گا جب اُٹھائیگی یاں سے قضا مجھے

ڈوبا ہوں بحرِ عشقِ الٰہی میں شاد مَیں
کیا دے گا خاک فائدہ آبِ بقا مجھے

خطبہ جمعہ

شیطان فقر یعنی غربت کا خوف پیدا کر کے اور فحشاء کا حکم دے کر بندوں کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں وہ اس کے ڈراوے میں نہیں آتے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ جان، مال اور دیگر قربانیوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں وَاسِعْ خدا کی طرف سے ان پر بے انتہا فضل نازل ہوئے اور ہوتے ہیں۔ واسع خدا کے اجر کی کوئی انتہا نہیں۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت ''اَلْوَاسِع'' کی قرآن مجید کی آیات کے حوالہ سے لطیف تشریح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز – فرمودہ 8 رمئی 2009ء بمطابق 8رہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک نام اَلْوَاسِعْ بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ذات جس کا رزق اس کی ساری مخلوق پر حاوی ہے اور جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور وہ ذات جس کا غنی ہونا ہر احتیاج پر حاوی ہے۔ ایک معنی اس کے یہ بھی کئے جاتے ہیں کہ وہ ذات جو بہت زیادہ عطا کرنے والی ہے۔ وہ ذات جس سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وسیع سے وسیع تر ہوتی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک اس کا مطلب ہے کہ وہ ذات جو ہر ایک چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے، ہر ایک چیز کا علم رکھتی ہے۔ یہ تمام معنی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے حوالے سے مل جاتے ہیں۔

اس وقت مَیں قرآن کریم کی بعض آیات پیش کروں گا جن میں خدا تعالیٰ نے بعض باتوں کی طرف مومنین کو توجہ دلاتے ہوئے انہیں اپنی صفت وَاسِعْ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

سورۃ البقرہ میں شیطان کے بندوں کو ورغلانے کے ضمن میں اللہ تعالیٰ آیت 269 میں فرماتا ہے کہ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ- وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا- وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرہ: 269) شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے، تمہیں فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعتیں حاصل کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے دو چیزیں بیان فرمائی ہیں جو شیطان اللہ تعالیٰ سے بندوں کو دُور کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ایک فَقْر یعنی غربت کا خوف پیدا کرنا اور دوسرے فَحْشَآء کا حکم دینا۔ یہ جو فَقْر سے ڈرانا ہے اس کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ شیطان نے خدا تعالیٰ سے یہ کہا تھا کہ مَیں ہر راستے پر بیٹھ کر انسانوں کو سیدھے راستے سے ہٹانے کی کوشش کروں گا تو اس نے اس بات کو پورا کرنے کے لئے کبھی بھی کوئی راستہ نہیں چھوڑا جہاں وہ نہ بیٹھا ہو۔ ہر راستے پر اس کا یہ بیٹھنا اس کی اپنی طاقت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اجازت دی تھی کہ ٹھیک ہے تم یہ کرنا چاہتے ہو تو کرو لیکن مَیں تمہارے پیچھے چلنے والوں کو جہنم سے بھر دوں گا اور یہ بات خدا تعالیٰ نے کھول کر ہمیں قرآن کریم میں بھی بتا دی کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اگر تم میرے بندے بننا چاہتے ہو تو شیطان سے بچ کے رہنا۔ شیطان کے ورغلانے کے طریقے بظاہر تمہیں بہت اچھے نظر آئیں گے لیکن اس کا نتیجہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔

اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار جگہ مختلف حوالوں سے شیطان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے نقصانات بیان فرمائے ہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (سورۃ النساء آیت:61) یعنی اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خطرناک گمراہی میں ڈال دے۔

پھر فرمایا شیطان تمہیں بہت بڑے خسارے میں ڈالے گا اور تمہارا دوست بن کر تمہیں خسارے میں ڈالے گا۔

پھر ایک جگہ فرمایا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (الاعراف :23) یعنی یقیناً شیطان جو ہے وہ تم دونوں کا کھلا کھلا دشمن ہے۔

آدم اور حوّا کے حوالے سے یہ بات بیان کی گئی ہے لیکن یہ بات آدم اور حوّا پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ مرد اور عورتوں دونوں کو ہوشیار کیا گیا ہے کہ شیطان تم دونوں کا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اس لئے اس کے بہکاوے میں آنے سے ہوشیار رہنا۔ نیک اعمال بجالاؤ۔ عبادات کی طرف توجہ کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ قرآن کریم نے جو واقعات اور قصے بیان فرمائے ہیں یہ پرانی باتیں صرف ہمارے علم کے لئے ہی نہیں دوہرائی گئیں بلکہ آئندہ کے لئے پیشگوئیاں ہیں کہ آئندہ اِس اِس طرح ہوگا۔ اس لئے اگر مومن ہو اور حقیقی مومن ہو تو ان باتوں سے ہوشیار رہو کہ یہ اب بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ زمانہ بدلنے کے ساتھ شیطان کے حملے کے طریقے بھی بدلتے رہے ہیں۔ ہر نئی ایجاد اور ترقی کی طرف اٹھنے والا انسان کا جو قدم ہے جہاں اپنی خوبی سے ہمیں فائدہ پہنچا رہا ہے وہاں شیطان بھی اس کو استعمال کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان تمہیں نقصان پہنچائے گا اور اس کے پیچھے چلو گے تو گمراہی کے گڑھے میں گرتے چلے جاؤ گے۔ سورۃ بقرہ کی جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس میں فرمایا کہ شیطان تمہیں فَقْر سے ڈراتا ہے۔ فَقْر کا معنی غربت کے بھی ہیں اور فَقْر کے معنی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کے بھی ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ شیطان تمہیں فَقْر سے ڈراتا ہے کہ اگر یہ کام کرو گے تو تم کھڑے ہونے کے قابل بھی نہیں رہو گے۔ یہ کام کرنے سے یا فلاں کام کرنے سے تم پر غربت حاوی ہو جائے گی اور اس دنیا میں جو دنیاوی ترقی کی دنیا ہے تم بہت پیچھے رہ جاؤ گے اور اگر قربانیاں کرو گے تو کبھی اپنا مقام پیدا نہیں کر سکو گے۔ پس شیطان کا قربانیوں کے حوالے سے اس طریقے پر ڈرانا بھی مختلف طور پر ہے۔ کبھی وہ اس بات سے ڈرائے گا کہ یہ کام کا وقت ہے اور یہ وقت تمہیں اپنی عبادت کے لئے قربان نہیں کرنا چاہئے۔ کبھی مالی قربانی سے روکنے کے لئے فَقْر سے ڈرائے گا کہ تمہارا کام اور پیسہ اگر اس وقت نکلا تو تمہارے کاروبار میں نقصان ہوگا۔ کبھی اس بات سے ڈرائے گا کہ اگر یہ رقم آج یہاں خرچ کر لی تو تمہارے بچے بھوکے رہ جائیں گے۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں وہ اس کے ڈراوے میں نہیں آتے۔

گزشتہ دنوں مَیں الفضل میں ایک مضمون دیکھ رہا تھا۔ مالی قربانی پہ کسی لکھنے والے نے لکھا۔ ربوہ میں کسی احمدی کا واقعہ تھا کہ وہ صاحب گوشت کی دکان پر کھڑے گوشت خرید رہے تھے۔ وہاں سے سیکرٹری مال کا سائیکل پر گزر ہوا تو اس شخص کو دیکھ کر جو سودا خرید رہا تھا، سیکرٹری مال صاحب وہاں رک گئے اور صرف یاددہانی کے لئے بتایا کہ آپ کا فلاں چندہ بقایا ہے۔ تو اس شخص نے پوچھا کہ کتنا بقایا ہے؟ جب سیکرٹری مال نے بتایا تو وہ کافی رقم تھی۔ تو انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے وہ سیکرٹری مال کو ادا کر دی اور رسید لے لی۔ اور قصائی سے جو گوشت خریدا تھا وہ اس کو واپس کر دیا کہ آج ہم گوشت نہیں کھا سکتے۔ سادہ کھانا کھائیں گے۔ تو یہ ایسے بندے ہیں جو شیطان کے بہکاوے میں نہیں آتے جب وہ کہتا ہے کہ یہ کیا کر رہے ہو، تمہارے بچے ہیں ان کا آج

گوشت کھانے کو دل چاہ رہا ہے اور تم اس سے اُن کو محروم رکھ رہے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کی یہ ایک نہیں سینکڑوں مثالیں ہیں جو صرف گوشت ہی نہیں چھوڑتے بلکہ بعض دفعہ مالی قربانی کی خاطر فاقے بھی کر لیتے ہیں لیکن مالی قربانی سے پیچھے نہیں ہٹتے۔

پھر جان کی قربانی ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ ان قربانیوں سے بھی بھری پڑی ہے۔ پاکستان میں تو آج کل عام آدمی کی بھی سینکڑوں موتیں ہوتی ہیں اور کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کون اچانک گولی کا نشانہ بن جائے۔ لیکن احمدی جو قربانیاں دیتے ہیں انہیں علم ہوتا ہے کہ اس فعل سے، یہ کام کرنے سے، اس علاقہ میں رہنے سے یا ان رستوں پر گزرنے سے قوی امکانات ہیں کہ کسی وقت بھی موت واقعہ ہو جائے اور احمدی ہونے کی وجہ سے ہو جائے لیکن خدا کی خاطر یہ قربانیاں دیتے چلے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سید الشہداء حضرت سید عبداللطیف شہیدؓ کی قربانی ہے، مولوی عبدالرحمٰنؓ کی قربانی ہے جو کابل میں ہوئی اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں تھی۔ ان قربانیوں نے دنیا کو دکھایا کہ یہ عبدالرحمٰن ہوتے ہیں جو ایک مقصد کی خاطر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اس قسم کی قربانیوں کے بھی احمدیوں کی زندگیوں میں درجنوں واقعات ہیں کہ اچانک حملوں کے نتیجہ میں انہوں نے قربانیاں نہیں کیں اور شہادتیں حاصل نہیں کیں بلکہ سینہ تان کر اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے ان قربانیوں کے نظارے پیش کئے اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔

بہرحال شیطان کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تمہیں قربانی کرنے سے ڈراتا ہے۔ کبھی یہ کہہ کر کہ غربت کا کا شکار ہو جاؤ گے۔ کبھی یہ کہہ کر کہ تمہاری اس قربانی سے تمہاری اولادیں بھی کسی قابل نہیں رہیں گی۔ جب جان کی قربانی سے ڈراتا ہے تو پیچھے اولادوں کا خوف دلاتا ہے کہ ان کا کیا حال ہو گا؟ آج اس زمانہ میں معیشت کو بھی ریڑھ کی ہڈی کا نام دیا جاتا ہے۔ تو قربانی کرنے والوں کو جو جان، مال اور وقت کی قربانی کرتے ہیں، اپنے اور اپنے بچوں کے معاش کے ختم ہونے سے ڈرایا جاتا ہے، لیکن وہ قربانیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ کبھی اس بہکاوے میں نہیں آتے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی قربانیاں ہیں جو انسان کی زندگی میں آتی ہیں جن سے شیطان ڈراتا ہے۔

پھر وقت کی قربانی کی مثال ہے۔ یہ تو ہر احمدی جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو احمدی بھی نظام جماعت سے منسلک ہیں وہ کچھ نہ کچھ وقت جماعت کے لئے دیتے ہیں اَور کچھ نہیں تو اجلاسوں پہ، اجتماعوں پہ اور جلسوں پر ہی کچھ وقت دے رہے ہوتے ہیں اور ہر ہفتے بہت بڑی اکثریت ہے جو اپنے وقت کی قربانی کر کے جمعہ پڑھنے آتی ہے اور شیطان جو روکتا ہے اس کے وسوسوں کی پرواہ نہیں کرتی۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جمعوں میں اور بعض اوقات عیدوں پر بھی نہیں آ رہے ہوتے اور اپنے کاروبار پر یہ عبادتیں قربان کر رہے ہوتے ہیں اور جو نمازوں کی حالت ہے وہ تو قابل فکر حالت ہے، احمدیوں میں بھی بہت بڑی تعداد ہے جو وقت کی اس قربانی کی توجہ نہیں دیتی۔ عبادت کی سستی کی وجوہات ہیں اور اس میں سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ اپنے کاموں میں، اپنے کاروباروں میں مشغول ہیں اور اس دوران میں نمازیں پڑھنے کے لئے وقت قربان نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم قربانیاں کر رہے ہوتے ہو تو شیطان تمہیں مختلف طریقوں سے ڈراتا ہے۔ کبھی غربت سے ڈرا کر نماز کے لئے وقت کو قربان کرنے سے روکتا ہے۔ کبھی کسی طریقے سے قربانی سے روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حقیقی مومن ہونے کی حیثیت سے اس سے ہوشیار رہو۔ بہرحال اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے کے لئے شیطان کے مختلف طریقے ہیں جو وہ بندوں پر استعمال کرتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک طرف تو غربت کا خوف دلا کر تمہیں ان قربانیوں سے شیطان روکتا ہے لیکن دوسری طرف فَحْشَآء کی ترغیب دے کر وقت اور مال وغیرہ کو خرچ بھی کروا لیتا ہے۔ جو دنیا دار ہیں اس کے بہکاوے میں آ کر ان چیزوں پر مال خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک غیر مومن جو ہے، ایک دنیا دار جو ہے اس کو شیطان دنیاوی لہو و لعب میں خرچ کرنے کے لئے ابھارتا رہتا ہے۔ جُوئے پر، شراب پر، اور دوسری اس قسم کی بیہودگیوں پر شیطان کے پیچھے چلنے والے جو ہیں بے تحاشا خرچ کرتے ہیں اور انہیں احساس نہیں ہوتا کیونکہ شیطان اس بات کی طرف جو عارضی مزے اور لذت ہے ایسے ایسے طریقے سے توجہ دلا رہا ہوتا ہے کہ انسان بھول جاتا ہے کہ وہ غلط کام کر رہا ہے اور شیطان کے پیچھے چل رہا ہوتا ہے۔ پس مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ کہ شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ کیونکہ وہ پوری کوشش میں ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ سے دور کر دے۔ اس سے کبھی خیر کی امید نہ رکھو۔ بلکہ یہ سوچنا بھی انتہائی جہالت ہے کہ شیطان سے کوئی خیر مل سکتی ہے۔ کیونکہ اس کا کام تو ہے ہی یہ کہ فَحْشَاء اور ناپسندیدہ باتوں کی طرف بندے کو لے کر جائے۔ اگر ہم ایک دنیا دار آدمی سے یہ پوچھیں کہ تمہارے ذہن میں شیطان کا کیا تصور ہے؟ تو وہ یہی کہے گا کہ اللہ اس سے بچا کر رکھے۔ لیکن اس کے باوجود جو قربانیوں سے دور جا کر اور فَحْشَاء سے قریب ہو کر اس کے پیچھے دنیا دار چل رہا ہوتا ہے اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ وہ کیا رہا ہے۔ شیطان ایسے بندوں کو اپنے پیچھے چلا کر اپنی اس بات کو پورا کر رہا ہے کہ مَیں انسانوں کی اکثریت کو خدا تعالیٰ سے دور کر دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان کے اس مکارانہ فعل سے ہوشیار رہو۔ وہ بڑی مکاری سے تمہیں ورغلاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف آؤ کہ یہی تمہاری زندگی کا مقصود ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ توبہ کرتے ہوئے اس کی طرف جھکو تو اللہ تعالیٰ تم سے بخشش کا وعدہ کرتا ہے۔ تمہارے پچھلے گناہوں اور غلطیوں کو معاف کرے گا اور آئندہ تمہیں نیکیوں اور قربانیوں کی توفیق دیتے ہوئے تمہارے لئے بخشش اور فضل کے سامان فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں یَعِدُکُم کے الفاظ استعمال کر کے یہ تسلی دلائی ہے کہ اگر حقیقی توبہ ہو گی تو بخشش یقینی ہے۔ اور صرف بخشش ہی نہیں بلکہ اس کے فضل کے بھی ایسے دروازے کھلیں گے کہ انسان کی سوچ سے بھی باہر ہوں گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے جس پہلے عمل کی طرف توجہ دلائی ہے وہ جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں فَقْر سے ڈرانا ہے۔ یعنی قربانیوں کے نتیجے میں، غربت اور نہ صرف غربت بلکہ اس حد تک تباہ حالت کہ جس طرح ریڑھ کی ہڈی کے بغیر انسان کھڑا نہیں ہو سکتا تو شیطان دل میں ڈالتا ہے کہ ان قربانیوں کی وجہ سے تم کھڑے ہونے کے قابل بھی نہیں رہو گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان جھوٹ بولتا ہے۔ قیامت کے دن اس نے تو اپنی ان باتوں سے مُکر جانا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ تمہاری بخشش کے سامان کرے گا۔ اس کے نتیجہ میں جہاں اس دنیا میں اپنے انعامات سے نوازے گا وہاں اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے یہ وعدہ کیا ہوا ہے کہ اس کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے گا۔

پھر شیطان جو ہے وہ فَحْشَآء کا حکم دیتا ہے جس کے کرنے سے اس دنیا میں بھی انسان کئی قسم کی مشکلات میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ بعض قسم کے گند اور بیہودگیاں جن سے انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کئی قسم کے نقصانات اس کو اٹھانے پڑتے ہیں جو دنیاوی نقصانات بھی ہیں اور آخری زندگی میں عذاب کی صورت میں اس کو ملتے ہیں۔ لیکن ایک مومن سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس پر اپنے فضلوں کو بڑھائے گا اور بڑھاتا چلا جائے گا اور برکتوں کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔ جو دنیا اور آخرت میں انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہوئے اس کے درجات میں ترقی کا باعث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وعدہ اس خدا کا وعدہ ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے وہ وَاسِعْ ہے۔ اس کے پاس فضلوں کے نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں۔ آج ایک احمدی جو کسی بھی قسم کی قربانی کرنے والا ہے یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قربانی کے نتیجہ میں ایسے فضل فرماتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ کس کس طریقے سے اس کی اللہ تعالیٰ مدد فرما رہا ہے۔ مالی قربانی کرنے والوں کے مالوں میں اتنی وسعت دیتا ہے کہ بعض اوقات ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ کئی لوگ خط لکھ کر اس کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کے رزق میں اتنی برکت پڑی کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ جان قربان کرنے والوں کو اموال و نفوس میں اتنی برکت دیتا ہے کہ ان کی اولادوں کی سوچ سے بھی باہر ہے۔

کئی احمدی خاندان ہیں جن کے افراد نے احمدیت کی خاطر شہادت کا رتبہ حاصل کیا اور ان کی اولادیں اور ان کے عزیز اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ شہادتیں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ان پر بے انتہا برکات اور فضل نازل کرنے کی وجہ بنیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بے انتہا نظارے دیکھے۔ اس خدا کے جو وَاسِعْ ہے اور عَلِيْم بھی ہے۔ عَلِيْم کہہ کر تو یہاں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ تمہاری قربانیاں، تمہارے اعمال اس کے علم میں ہیں۔ آئندہ بھی جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو گا تو وَاسِعْ خدا اپنے وسیع تر فضلوں سے تمہاری توقعات سے بڑھ کر تمہیں حصہ دیتا رہے گا۔

پس یہ بنیادی نکتہ ہے جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مزید احسان کس طرح کرتا ہے یہ دیکھیں کہ اپنی توبہ اور استغفار اور نیک اعمال اور قربانیاں جو ہیں وہی اس کی بخشش کے سامان نہیں کر رہی ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وسیع تر رحمت سے فرشتوں کو بھی اس کام پر لگایا ہوا ہے کہ جو بندے ایمان لانے والے ہیں اور توبہ کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہیں اس کی خاطر قربانیاں دینے والے ہیں ان کے لئے بخشش طلب کرو۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ سورۃ مومن میں فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (المومن: 8) کہ وہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اے ہمارے رب تو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

یہاں عرش کو اٹھائے ہوئے سے مراد فرشتے ہیں۔ سورۃ اَلْحَاقَّه میں واضح طور پر فرشتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ قیامت کے دن وہاں آٹھ فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بہرحال یہاں عرش اٹھانے والوں سے مراد اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں یا وہ صفات ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرشتے مامور کئے گئے ہیں جو

سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں یعنی ربّ ہے رحمٰن ہے رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے۔ جو اس دنیا میں انسان کے کام آتی ہیں۔ بنیادی صفات پر جو ایمان لانے والے ہیں اور ایمان لانے کے بعد توبہ کی طرف توجہ کرنے والے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور نیک اعمال بجالانے والے ہیں ان کے لئے فرشتے بھی دعا کرتے ہیں خاص طور پر وہ فرشتے جن کے ذمّہ خدا تعالیٰ نے ان صفات کو انسانوں پر جاری کرنے کے لئے لگایا ہے۔ ہر فرشتہ جس کے ذمّہ متعلقہ صفت ہے خدا تعالیٰ سے اس صفت کے حوالے سے دعا کرتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے بخشش طلب کرتا ہے جو ایمان لانے کے بعد پھر اس کوشش میں ہیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں اور ہمیشہ توبہ کرتے ہوئے اور نیک اعمال بجالاتے ہوئے اس قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور شیطان کے حملوں سے بچے رہیں۔ اسی طرح جو ان فرشتوں کے ماتحت فرشتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کا جو نظام ہے اس میں ماتحت فرشتے بھی ہیں ان صفات کو جو فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں ان کے نیچے جو کام کر رہے ہیں وہ بھی ان بندوں کے لئے بخشش طلب کر رہے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں گویا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے اعمال کو زیادہ سے زیادہ اجر دینے کے لئے اپنے فرشتوں کے نظام کو بھی متحرک کیا ہوا ہے کہ میرے ان بندوں کے لئے بخشش طلب کرتے رہو جس سے جہاں ان کے اجر بڑھتے رہیں گے وہاں ان کو ان فرشتوں کی بخشش مانگنے کی وجہ سے ہمیشہ نیک اعمال اور توبہ کی توفیق بھی ملتی رہے گی۔ بندہ جو ہے لغزشوں اور غلطیوں سے پُر ہے۔ اگر لغزشیں ہوتی رہیں اور کہیں غلطی سے عارضی ٹھوکر لگ جائے، جان بوجھ کر انسان غلطیاں نہ کرتا چلا جائے تو یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کو اس کی رحمت کا واسطہ دے کر کہتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے علم کا واسطہ دے کر کہتے ہیں جو بے کنار ہے، جس کی کوئی حد نہیں ہیں کہ انہیں بخش دے اور آئندہ بھی یہ لوگ تیری پیروی کرتے ہوئے تیری بخشش سے حصہ لیتے رہیں۔ یہاں رحمت کا ذکر پہلے کر کے بخشش کی دعا کی ہے کہ بخشش تو تیری رحمت سے ہونی ہے۔ پس اپنی وسیع رحمت کو جاری کرتے ہوئے بخشش کے سامان کرتا رہ۔ بے شک تیرا علم وسیع ہے جو انسان کے ان لوگوں کے دلوں میں ہے، وہ بھی تجھے علم ہے۔ اور آج اس نیک کام کے بعد آئندہ جو عمل ہونے ہیں ان کے بارے میں بھی فرشتے کہتے ہیں اے خدا ان کا تجھے بھی علم ہے۔ تو ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہو سکتا ہے کہ تیرے علم میں ہو کہ یہ بگڑ جانے والے ہیں اور جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں لیکن اپنی رحمت کو پھیلاتے ہوئے ان کے نیک اعمال کو دائمی کر دے تا کہ یہ ہمیشہ نیکیوں کی طرف ہی مائل رہیں اور جہنم کی آگ سے بچے رہیں اور اگر تیری رحمت ہوگی تو ان کو یہ توفیق بھی ملتی رہے گی۔

پس یہ ہے ہمارا رحمٰن خدا اور غفور و رحیم خدا جو انسان کی بخشش کے سامان کرنے اور اسے نیکیوں پر قائم رکھنے کے لئے ہر ذریعہ استعمال کرتا ہے۔ ایک گناہ ہو تو اس گناہ کی اس کو اتنی سزا ملتی ہے لیکن ایک انسان اگر نیکی کرتا ہے تو دس گنا اجر ملتا ہے۔ قربانیوں کا معاملہ آیا تو فرمایا کہ اس قربانی کا سات سو گنا اجر ہے۔ پھر فرمایا کہ اس سے بھی بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ واسع خدا ہے اس کے اجر کی کوئی انتہا نہیں۔ لیکن پھر بھی انسان کتنا ناشکرا ہے کہ اس رحمٰن اور رحیم خدا کو چھوڑ کر جس کے اجر کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں شیطان کے بہکاوے میں آ کر جو عارضی لذت ہے اس کی طرف لپکتا ہے۔

پھر حضرت موسیٰؑ کی ایک دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کا سورۃ اعراف میں ذکر ہے کہ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ۔ قَالَ عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ (الاعراف:157) اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ (یہ پچھلی آیت میں بھی دعا چل رہی ہے، کچھ حصہ اس آیت میں ہے)۔ یقیناً پھر ہم تیری طرف توبہ کرتے ہوئے آ گئے ہیں۔ اس نے کہا، اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرا عذاب وہ ہے جس پر مَیں چاہوں اس کو وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اس رحمت کو ان لوگوں کے لئے واجب کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن میں جو انبیاء کے قصے بیان کئے گئے ہیں وہ آئندہ کے لئے پیشگوئیوں کی صورت بھی رکھتے ہیں۔ پھر جب ان دعاؤں کی قبولیت کا ذکر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ذکر کرتا ہے تو یہ رحمت آج بھی اسی طرح پھیلی ہوئی ہے جس طرح پہلے تھی۔ بشرطیکہ انسان جو ہے ان شرائط کو پورا کرنے کی کوشش کرے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی بے انتہا اور بے کنار رحمت کے ذکر میں فرماتا ہے کہ یہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ لیکن ساتھ ہی انسانوں کو ان کے مقصد پیدائش کی طرف بھی توجہ دلا دی کہ ٹھیک ہے میری رحمت تو ہر چیز پر حاوی ہے لیکن تمہارے ذمہ بھی بعض ذمہ داریاں لگائی گئی ہیں ان کو بھی ادا کرو اور شیطان کے پیچھے نہ چلو اور ذمہ داری یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرو، میری عبادت کرو، میرے سے سب رشتوں سے بڑھ کر محبت کرو، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے مالی قربانیاں بھی کرو اور میری آیات پر ایمان لاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں اور ماموروں کا دنیا میں آنا بھی خدا تعالیٰ کی آیات اور نشانوں میں سے ایک ہوتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نشانات کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق ہیں ان کی آمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نشانات کا ایک سلسلہ شروع کیا جو چاند، سورج گرہن کی صورت میں بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ کبھی زلزلوں کی صورت میں یہ ظاہر ہوا۔ کبھی طاعون کی صورت میں یہ ظاہر ہوا۔ پھر اس زمانہ کی ایجادات ہیں ان کے بارہ میں پیشگوئیاں تھیں یہ بھی نشانیاں تھیں جو پوری ہو رہی ہیں اور یہ نشانات اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد دکھا رہا ہے۔ خود یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں زلزلے آئے ہیں بیماریاں بڑھ گئی ہیں۔ پہلے بھی تھیں لیکن یہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ اتنی شدت پہلے نہیں تھی اور پھر جب دعویٰ کرنے والے نے یہ اعلان کر دیا کہ یہ ہوگا اور میری تائید میں ہوگا تو پھر یہ خاص نشان بن جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نشانوں کو دیکھو، ان پر ایمان لاؤ اور میرے بھیجے ہوئے کی تضحیک نہ کرو تو تم پر میری رحمت کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔ رحمت پھیلتی چلی جائے گی اور ان پر یہ ضرور واضح ہو جائے گی جو نیک اعمال بجا لا رہے ہوں گے۔ باقی اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ اس نے خود فرمایا جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس کو چاہے گا بخش دے گا لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کی صفت کو ہر چیز پر حاوی کیا ہوا ہے اس لئے بندے کو یہی امید رکھنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی امید رکھتے ہوئے اس کے احکامات پر چلنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ ایک مومن کا تو خاص طور پر یہ کام ہے۔ اس کا یہ کام نہیں کہ جو بات اللہ تعالیٰ نے اپنے پر واجب کی ہے اسے چھوڑ کر اس بات کو پکڑے کہ خدا کی رحمت وسیع ہے اس لئے، جو مرضی کرتے رہو بخشا جاؤں گا۔ یہ بیوقوفوں کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو نہ سمجھنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ: ’’اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب یعنی صفت عدل بعد کسی خصوصیت کے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی یہ صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے‘‘۔ (جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 207) کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تو بے شک وسیع ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی صفت عدل کے تحت غضب بھی رکھتا ہے۔ جب وہ فیصلہ کرنے لگتا ہے تو انصاف کرتا ہے۔ جب انسان قانون الٰہی جو ہے اس کو توڑتا ہے، اپنی حدوں سے بڑھتا ہے تو اس وقت یہ جو عدل کی صفت ہے اپنا حق پیدا کر دیتی ہے اور اس وقت اس کی خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو قانون قدرت رکھا ہے اس کے تحت حد سے زیادہ بڑھنے والوں کو سزا بھی اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اس لئے اس نے گناہگاروں کے بارہ میں رحمت حاوی کرنے کا نہیں فرمایا بلکہ تقویٰ پر چلنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں اور جو خدا تعالیٰ کے نشانوں پر ایمان لانے والے ہیں ان کے بارہ میں فرمایا کہ ان پر میری رحمت واجب ہے۔ پس ایک مومن کا کام ہے کہ اس رحمت کے حصول کی کوشش کرتا رہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی وسیع تر رحمتوں کی امید رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

مضامین اور رپورٹیں بھجوانے کے لئے اس ای میل پر رابطہ کریں

badrqadian@rediffmail.com

ماہ رمضان کے روزے
اہمیت ۔ فرضیت ۔ برکات

اسلامی عبادات کا دوسرا اہم رکن روزہ ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں نفس کی تہذیب اس کی اصلاح اور قوت برداشت کی تربیت مدنظر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں‘‘۔

(فتاوی احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

صوم (روزہ) کے لغوی معنی رُکنے اور کوئی کام نہ کرنے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے لیکر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ۔

(سورۃ بقرہ:۱۸۸)

یعنی رات کے وقت کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ تمہیں سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے یعنی فجر طلوع ہو جائے تو اس کے بعد رات کے آنے تک سارا دن روزہ کی تکمیل میں لگے رہو۔ خدا کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کیلئے کھانے پینے اور جنسی خواہش سے رُکنے کا حکم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کیلئے بطور علامت ہے جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

(بخاری کتاب الصوم صفحہ ۱/۲۵۵)

یعنی ’’جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت‘‘۔

جب اصل مقصد حاصل کرنے کا جذبہ ہی نہیں تو روزہ کا کیا فائدہ۔ اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا:۔

’لَیْسَ الصِّیَامُ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَاِنَّمَا الصِّیَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَاِنْ سَابَّکَ اَحَدٌ اَوْجَهِلَ عَلَیْکَ فَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ فَکَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَکَمْ مِنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامٍ اِلَّا السَّهَرُ‘

(دارمی بحوالہ مشکوۃ صفحہ ۱/۱۷۶)

یعنی۔ روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رُکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ پس اسے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تو اُسے کہہ دے کہ میں رزہ دار ہوں۔ جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے جس سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

قدیم مذاہب میں روزہ

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا وجود قدیم سے قدیم مذاہب میں بھی ملتا ہے۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ:۱۸۴)

اے مسلمانو! تم پر روزہ رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور اس کی غرض تقویٰ کا حصول اور تہذیب نفس ہے۔

اسلامی روزوں اور قدیم مذاہب کے روزوں کی شکل میں گو اختلاف ہے مگر بنیادی عناصر سب میں مشترک ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

’’فَصْلُ مَابَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَهْلِ الْکِتَابِ اَکْلَةُ السَّحَرِ‘‘

(مسند دارمی باب فضل السحور صفحہ ۱۵۴ حاشیہ المنتقی من اخبار المصطفیٰ مطبوعہ رحمانی دہلی ۱۳۳۷ھ)

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں ایک فرق سحری کھانا بھی ہے۔ مسلمان سحری کھا کر روزہ رکھتے ہیں اور اہل کتاب سحری نہیں کھاتے۔ اسی طرح ہندو اپنے روزہ کے دوران میں کئی چیزیں کھا پی لیتے ہیں پھر بھی ان کا روزہ قائم رہتا ہے گویا ان کے ہاں صرف بعض چیزوں سے پرہیز کا نام روزہ ہے۔ عیسائیوں کے روزے بھی اسی قسم کے ہیں کہ کسی روزے میں گوشت نہیں کھانا۔ کسی میں خمیری روٹی نہیں کھانی۔ بعض مذاہب میں پورے دن رات کا روزہ بغیر سحری کھائے ہوتا ہے۔ وہ صرف شام کے وقت افطار کرتے ہیں۔ کسی مذہب میں چار چار دن متواتر روزہ رکھنے کا حکم ہے۔ بعض مذاہب میں ایسے روزے بھی پائے جاتے ہیں جن میں صرف ٹھوس غذا کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور ہلکی غذا دودھ پھل وغیرہ کے استعمال کی اجازت ہے۔

روزہ کی غرض

روزہ اصلاح نفس کا ذریعہ ہے کیونکہ جہاں انسان خدا کی خاطر لذّات کو ترک کر دیتا ہے وہاں اسے اپنے نفس کو زیادہ سے زیادہ نیکی پر قائم کرنے اور ہر قسم کی حرام اور نجس چیزوں سے پرہیز کی کوشش کرنے کا سبق بھی اسے ملتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’روزوں کی غرض کسی کو بھوکا یا پیاسا مارنا نہیں ہے۔ اگر بھوکا مرنے سے جنت مل سکتی تو میں سمجھتا ہوں کافر سے کافر اور منافق سے منافق لوگ بھی اس کے لینے کیلئے تیار ہو جاتے کیونکہ بھوکا پیاسا مرجانا کوئی مشکل بات نہیں۔

درحقیقت مشکل بات اخلاق اور روحانی تبدیلی ہے۔ لوگ بھوکے تو معمولی معمولی باتوں پر رہنے لگ جاتے ہیں۔ قید خانوں میں جاتے ہیں تو بھوک ہڑتال (مرن ورت) شروع کر دیتے ہیں اور برہمنوں کا تو یہ مشہور حیلہ چلا آتا ہے کہ جب لوگ ان کی بات نہ مانیں تو کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ بس بھوکا رہنا تو کوئی بڑی بات نہیں اور نہ یہ رمضان کی غرض ہے۔

رمضان کی اصل غرض یہ ہے کہ اس ماہ میں انسان خدا تعالیٰ کیلئے ہر ایک چیز چھوڑنے کیلئے تیار ہو جائے اس کا بھوکا رہنا علامت اور نشان ہوتا ہے اس بات کا کہ وہ اپنے حق کو خدا کیلئے چھوڑنے کا لئے تیار ہے۔ کھانا پینا انسان کا حق ہے میاں بیوی کے تعلقات اس کا حق ہے اس لئے جو شخص ان باتوں کو چھوڑتا ہے وہ یہ بتاتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کیلئے اپنا حق چھوڑنے کیلئے تیار ہوں۔ ناحق کا چھوڑنا تو بہت ادنیٰ بات ہے اور کسی مؤمن سے یہ اُمید نہیں کی جا سکتی کہ وہ کسی کا حق مارے مؤمن سے جس بات کی اُمید کی جا سکتی ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے اپنا حق بھی چھوڑ دے لیکن اگر رمضان آئے اور یونہی گذر جائے اور ہم یہی کہتے رہیں کہ ہم اپنا حق کس طرح چھوڑ دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے رمضان سے کچھ حاصل نہ کیا کیونکہ رمضان یہی بتانے کیلئے آیا تھا کہ خدا کی رضا کیلئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں‘‘

(الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۲۶ صفحہ ۵-۶)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ:۔

’’جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کیلئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کیلئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر نا جائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی‘‘

(الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۶۶ صفحہ ۸)

غرض جہاں روزہ سے تزکیہ نفس و تجلّی قلب ہوتی ہے وہیں روزہ جسمانی، اخلاقی اور معاشرتی فوائد کا موجب بھی بن جاتا ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے جس طرح جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی (یعنی روزہ کی حالت) روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قوی تیز تر ہوتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا

’’اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ‘‘

(بقرہ:۱۸۵)

یعنی اگر تم اس نسخہ پر عمل کرو گے تو متقی بن جاؤ گے۔ فرمایا:۔

’’یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ‘‘ (بقرہ:۱۸۴)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

’’جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں باقی آگے اس کی فروع ہیں وہ چار منابع یہ ہیں۔ اوّل کھانا۔ دوئم پینا، سوئم شہوت۔ چہارم حرکت سے بچنے کی خواہش۔

سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان منبعوں کو بدی سے روکنے کیلئے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اُٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اُٹھتا ہے۔ سارا دن مونہہ بند رکھتا ہے سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار کو یہ تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے اور اسے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے پھر کھانے پینے اور شہوت سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کیلئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے ضروریات زندگی کو چھوڑتا ہے پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے۔ (الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۶۶ء)

روزہ کا جسمانی فائدہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ انسانی جسم تکالیف اور شدائد برداشت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے اس میں قوت برداشت اور صبر کا مادہ پیدا ہوتا ہے علاوہ ازیں صحت کے برقرار رکھنے میں فاقہ کی طبی اہمیت مسلّم ہے۔ اگر اعتدال پیش نظر رہے تو اس سے صحت میں نمایاں فرق پڑتا ہے۔ گویا روزہ جسم کی صحت کا ضامن ہے اور روحانی لحاظ سے تقویٰ کا منبع اور سرچشمہ ہے اس سے خوش خلقی۔ عفت۔ دیانت نیک چلنی اور تزکیہ نفس کی توفیق ملتی ہے۔ صبر و جرأت کی قوتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔ غرباء کی تکالیف کا احساس ہوتا ہے اور ان کی مدد کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے اور اس طرح اقتصادی اور طبقاتی مساوات کے رجحانات کو فروغ ملتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صحت بھی برقرار رہتی ہے۔

روزہ رکھنے والے کا درجہ

حدیث قدسی ہے: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامُ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ

(بخاری کتاب الصوم صفحہ ۲۵۵)

۲۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔

(بخاری کتاب الصوم صفحہ ۲۵۵)

یعنی۔انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہیں اس لئے میں خود اس کی جزا بنوں گا۔(کیونکہ وہ اپنی تمام خواہشات اور کھانے پینے کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے)

نیز فرمایا:۔

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔اسی طرح فرمایا:۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم ۱/۲۶۰)

جو شخص ایمان کے تقاضے کے مطابق اور ثواب کی نیت سے رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

روزوں کی اقسام

متعدد قسموں کے روزوں کا ذکر قرآن و حدیث میں پایا جاتا ہے۔مثلاً فرض روزے۔نفلی روزے، فرض روزوں کی مثال جیسے رمضان کے روزے۔ رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء۔کفارہ ظِہار کے روزے۔کفارہ قتل کے روزے۔عمداً رمضان کا روزہ توڑ دینے کی سزا کے ساٹھ روزے۔کفارہ قسم کے روزے۔نذر کے روزے۔حج تمتع یا حج قِران کے روزے۔بحالتِ احرام شکار کرنے کی وجہ سے روزہ۔بحالت احرام سر منڈوانے کی وجہ سے روزہ۔

دوسری قسم نفلی روزوں کی ہے جیسے۔شوال کے چھ روزے۔عاشورہ کا روزہ۔صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔یوم عرفہ کا روزہ۔ہر اسلامی مہینے کی ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ کا روزہ۔

بعض دنوں میں روزہ رکھنا منع اور مکروہ ہے مثلاً صرف ہفتہ یا جمعہ کے دن کو خاص کر کے روزہ رکھنا۔ پارسیوں کی طرح نیروز و مہرگان کے دن روزہ رکھنا ۔صوم دہری یعنی بلاناغہ مسلسل روزے رکھتے چلے جانا۔ عید کے دن اور ایام تشریق یعنی ۱۱۔۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا سخت منع ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری و درّ مختار بحوالہ بہار شریعت صفحہ ۹۸ جلد ۵)

ماہ رمضان اور اس کی فضیلت:

ماہ رمضان کو خدا تعالیٰ نے ایک اہم اور بابرکت مہینہ قرار دیا ہے۔قرآن کریم کے نزول کا آغاز اسی مہینہ سے ہوا۔فرمایا:۔

”شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ “(سورۃ بقرہ:۱۸۶)

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے ،وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

”اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ“

(بخاری کتاب الصوم صفحہ ۲۵۵)

اس بابرکت مہینہ میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔

یعنی یہ مبارک مہینہ فضلِ الٰہی اور رحمتِ خداوندی کو جذب کرنے کا ایک بابرکت مہینہ ہے۔اس مہینہ میں خصوصًا اس کے آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت دعائیں مانگا کرتے اور بہت زیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

روزہ کس پر فرض ہے

رمضان کے روزے ہر بالغ، عاقل، تندرست، مقیم، مسلمان، مرد اور عورت پر فرض ہیں مسافر اور بیمار کو یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے ایام میں ان روزوں کو پورا کر لیں جو اس ماہ میں ان سے رہ گئے ہیں۔مستقل بیمار جنہیں صحت یاب ہونے کی کبھی امید نہ ہو یا ایسے کمزور ناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہ ملے۔ اسی طرح ایسی مرضعہ اور حاملہ جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دو چار رہتی ہے۔ ایسے معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔

(بقرہ:۱۸۵)

تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی اور اُن لوگوں پر جو اس یعنی روزہ کی طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرط استطاعت واجب ہے۔

روزہ کب رکھنا چاہئے

رمضان کے روزوں کے لئے حکم ہے کہ ”لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ “ جب تک ماہ رمضان کا چاند نظر نہ آجائے روزہ نہ رکھو۔ یہ رؤیت نظری بھی ہوسکتی ہے اور علمی بھی۔

رویت علمی کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ شعبان کے پورے تیس دن گزر چکے ہوں یا باتفاقِ علماءِ اُمت ایسا حسابی کلنڈر بنا لیا جائے جس میں چاند نکلنے کا پورا پورا حساب ہو اور غلطی کا امکان نہ رہے۔

ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ چاند نکلنے کی خبر شرعًا معتبر ہے اس کے مطابق حسب فیصلہ ارباب علم و اقتدار عمل کیا جائے گا لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ جگہ جہاں چاند دیکھا گیا ہے اور جہاں خبر پہنچی ہے دونوں کا افق اور مطلع ایک ہو ورنہ یہ خبر قابل عمل نہ ہوگی۔یعنی اگر دونوں علاقوں کا فاصلہ بہت زیادہ ہو جیسے برطانیہ اور پاکستان تو یہ خبر ان علاقوں کے لحاظ سے ایک دوسرے کے لئے قابل عمل نہ ہوگی۔

اگر مطلع صاف نہ ہو، ابر یا گہری دھند ہو تو رمضان کے چاند کی رؤیت کے ثبوت کیلئے ایک معتبر عادل آدمی کی گواہی قبول کی جاسکتی ہے لیکن افطار اور عید الفطر منانے کے فیصلہ کے لئے کم از کم دو عادل آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔(ترمذی کتاب الصوم باب الصوم بالشہادۃ صفحہ ۱/۸۷)

روزہ کے لئے نیت ضروری ہے

جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو اسے روزہ رکھنے کی نیت ضرور کرنی چاہئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

”مَنْ لَمْ یَجْمَعِ الصَّوْمَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ“

(ترمذی کتاب الصوم باب لاصیام لمن لم یعز و من اللیل صفحہ ۱/۹۱)

جو صبح سے پہلے روزہ کی نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں۔نیت کرنے کیلئے کوئی معین الفاظ زبان سے ادا کرنے ضروری نہیں۔

نیت دراصل دل کے اس ارادے کا نام ہے کہ وہ کس لئے کھانا پینا چھوڑ رہا ہے۔نفلی روزہ میں دن کے وقت دوپہر سے پہلے پہلے (بشرطیکہ نیت کرنے کے وقت تک کچھ کھایا پیا نہ ہو) روزہ کی نیت کر سکتے ہیں۔اسی طرح اگر کوئی عذر ہو مثلاً رمضان کا چاند نکلنے کی خبر طلوع فجر کے بعد ملی ہو اور ابھی کچھ کھایا پیا نہ ہو تو اس وقت روزہ کی نیت کر سکتے ہیں اور ایسے شخص کا اس دن کا روزہ ہو جائے گا۔

روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا وقت

کُلُوْاوَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ۔(بقرہ:۱۸۸)

کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد صبح سے رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔

حدیث میں ہے:۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ وَاَدْبَرَ النَّھَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

(ترمذی باب اذا اقبل اللیل الخ صفحہ ۱/۸۸)

جب دن چلا جائے رات آجائے ۔سورج ڈُوب جائے تو روزہ افطار کرلو۔

آدھی رات کو اُٹھ کر سحری کھا لینا یا بغیر سحری کھائے روزہ رکھنا مسنون نہیں۔ اصل برکت اور اتباع سنت اس میں ہے کہ طلوع فجر سے تھوڑا پہلے انسان کھا پی لے۔اس کے بعد روزہ کی نیت کرے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کا یہی طریق تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

” تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً

(بخاری باب برکۃ السحو ر صفحہ ۱/۲۵۷)

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔موجودہ زمانہ میں طلوع فجر یعنی صبح صادق کا اندازہ بذریعہ گھڑی اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ کسی دن سورج نکلنے کا وقت نوٹ کرلیا جائے اور اس سے قریباً ایک گھنٹہ بائیس منٹ پہلے تک سحری کھالی جائے۔

حدیث میں ہے۔ تَسَحَّرْنَا ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

(ترمذی کتاب الصوم باب تاخیر السحو ر صفحہ ۱/۸۸)

کہ سحری کھانے کے بعد ہم نماز کیلئے کھڑے ہو جاتے۔سحری کھانے اور نماز فجر میں تقریباً پچاس آیتیں تلاوت کرنے کے برابر وقفہ ہوتا تھا۔ایک اور حدیث میں ہے:۔

کُنْتُ اُتَسَحَّرُ فِیْ اَھْلِیْ ثُمَّ تَکُوْنُ سُرْعَۃُ بِیْ اَنْ اُدْرِکَ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب وقت الفجر صفحہ ۱/۸۲، بخاری تعجیل السحو ر صفحہ ۱/۲۷۵)

کہ سحری کھانے کے بعد نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانے کیلئے ہمیں جلدی ہوتی تھی۔

وقتِ افطار

غروب آفتاب کے ایک دو منٹ بعد روزہ افطار کرلینا چاہئے۔ غیر معمولی تاخیر درست نہیں۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (بخاری باب تعجیل الافطار صفحہ ۱/۳۶۲)

کہ روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

ایک اور حدیث ہے:۔

عَنْ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْاَمْسَیْتَ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْنَا نَھَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَہٗ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَأَیْتُمُ اللَّیْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ نَحْوَالْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

(مسلم کتاب الصوم باب بیان وقت انقضاء الصوم صفحہ ۱/۴۵۲)

حضرت ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں مَیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا غروب آفتاب کے بعد حضورؐ نے ایک شخص کو افطاری لانے کا ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے عرض کی حضور ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپ نے فرمایا کہ افطاری لاؤ۔ اس شخص نے پھر عرض کی کہ حضور ابھی تو روشنی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا۔ آپؐ نے روزہ افطار کرنے کے بعد فرمایا کہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے اندھیرا اُٹھتے دیکھو تو افطار کر لیا کرو۔ مغرب کی طرف نہ دیکھتے رہو کہ اس طرف روشنی غائب ہوئی ہے یا نہیں۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہئے۔

روزہ کھجور، دودھ، سادہ پانی سے کھولنا مسنون ہے۔

اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ (ترمذی باب ما یستحب علیہ الافطار صفحہ ۸۸۔۱/۸۷)

جب روزہ افطار کرنا ہو تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ اس میں برکت ہے اگر یہ میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ افطار کرلے کیونکہ یہ بہت پاک چیز ہے۔

افطار کرتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد باب القول عند الافطار صفحہ ۱/۳۲۲)

اے اللہ میں نے تیری خاطر ہی روزہ رکھا ہے اور تیرے ہی رزق سے میں نے افطار کیا ہے۔

بعد افطار یہ کہے:۔

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔

(ابوداؤد کتاب الصوم باب القول عند الافطار صفحہ ۱/۳۲۱)

پیاس دُور ہوگئی اور رگیں تر و تازہ ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر خدا تعالیٰ چاہئے۔ کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرانا بہت ثواب کا کام ہے۔ روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار جتنا ثواب ملتا ہے۔

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْءٌ (ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائما صفحہ ۱/۱۰۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ افطار کرائے اُسے روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

نواقضِ روزہ

عمداً کھانے پینے اور جماع یعنی جنسی تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اینما کرانے، ٹیکہ لگوانے اور جان بوجھ کر قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حدیث ہے۔ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَھُوَصَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ۔

(ترمذی باب من استقاء عمداً صفحہ ۱/۹۰)

اگر کسی روزہ دار کو بے اختیار قے آجائے تو اس پر روزہ کی قضاء نہیں۔ لیکن جو روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے تو وہ روزہ قضاء کرے۔

رمضان کا روزہ عمداً توڑنے والے کیلئے اس روزہ کی قضاء کے علاوہ کفارہ (یعنی بطور سزا) ساٹھ روزے متواتر رکھنا بھی واجب ہے۔

اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو اپنی حیثیت کے مطابق ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلانا اکٹھے بٹھا کر یا متفرق طور پر یا ایک غریب کو ہی ساٹھ دن کے کھانے کا راشن دے دینا یا اس کی قیمت ادا کرنا کافی ہے۔

اگر کھانا کھلانے کی بھی استطاعت نہ ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اُس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ (بخاری باب اذا جامع ......صفحہ ۱/۲۵۹)

اگر کوئی غلطی سے رمضان کا روزہ کھول لے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اس روزہ کی قضاء ضروری ہے۔

اگر روزہ دار ہونے کی صورت میں عورت کے خاص ایام شروع ہو جائیں یا بچہ پیدا ہو تو روزہ ختم ہو جائے گا البتہ بعد میں ان ایام کے روزوں کی قضاء واجب ہے۔

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

اگر کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علیٰ حالہٖ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزہ میں واقع نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ فَاَکَلَ اَوْشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ۔ (بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل اوشرب ناسیًا صفحہ ۱/۲۵۹)

اگر کوئی شخص بھول کر روزہ میں کھا پی لے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا رہا ہے۔

اگر بلا اختیار حلق میں یا پیٹ میں دھواں۔ گرد و غبار مکھی مچھر کلی کرتے وقت چند قطرے پانی چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کان میں پانی جانے یا دوا ڈالنے۔ بلغم نگلنے۔ بلا اختیار قے آنے۔ آنکھ میں دوا ڈالنے نکسیر پھوٹنے۔ دانت سے خون جاری ہونے۔ چیچک کا ٹیکہ لگوانے مسواک یا برش کرنے۔ خوشبو سونگھنے۔ ناک میں دوا چڑھانے۔ سر یا داڑھی پر تیل لگانے۔ بچے یا بیوی کا بوسہ لینے۔ دن کے وقت سوتے میں احتلام ہو جانے یا سحری کے وقت غسل جنابت نہ کرسکنے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ دن کے وقت عورت سرمہ لگا سکتی ہے۔ مرد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَاتَکْتَحِلْ بِالنَّھَارِ وَاَنْتَ صَائِمٌ وَاکْتَحِلْ لَیْلًا۔

(مسند دارمی باب الکحل للصائم صفحہ ۱۵۷)

اے عزیز بحالت روزہ دن کو سُرمہ نہ لگا البتہ رات کو لگا سکتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دن کو سرمہ لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے رات کو لگائے" (بدر ۷۔۳/۲۷۔۱۹۰۷)

روزہ نہ رکھنے والے

رمضان کا روزہ بلا عذر یا معمولی معمولی باتوں کو عذر بنا کر ترک کرنا درست نہیں ایسے لوگ جو جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتے ان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَلَا مَرَضٍ فَلَا یَقْضِیْہِ صِیَامُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَلَوْ صَامَ الدَّھْرَ"

(مسند دارمی باب من افطر یومًا من رمضان متعمدًا صفحہ ۱۵۶)

جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا۔ اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔

"میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤں گا......روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جاسکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو......وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا" (الفضل ۱۱/اپریل ۱۹۲۵)

(فقہ احمدیہ حصہ اوّل سے ماخوذ)

☆☆☆☆☆

انی معک یا مسرور
طالب دعا: محمد احمد مظفر علوی
نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات
گلشن علوی، برجی روڈ نصیر آباد حلقہ "غالب" ربوہ
فون: 047-6211687 موبائل: +923344090620
رہائش: +923349868214
email: mamalvi@hotmail.com
mamalvi@yahoo.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

پرائم پیپر ٹریڈرز
اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر، کرافٹ پیپر آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
طالب دعا: ملک مدثر احمد سنکوہی
22- ذوالقرنین چیمبرز۔ گنپت روڈ۔ لاہور۔ فون آفس: 042-7232380-7248012

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 00-92-476214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

ملکی رپورٹیں

قادیان دارالامان میں ہفتہ قرآن کریم کا بابرکت انعقاد

قادیان دارالامان میں زیرا نتظام لوکل انجمن احمدیہ قادیان ہفتہ قرآن مجید مورخہ 11 تا18 جولائی بعد نمازمغرب وعشاء مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں احباب نے بذوق وشوق حصہ لیا جلسہ کی مختصر رپورٹ ہدیہ قارئین ہے۔

11 / جولائی کومحترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز کی زیرصدارت جلسہ ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اورنظم کے بعدمکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظرنشرواشاعت قادیان نے بعنوان ’’نزول قرآن کا پس منظرودیگرسابقہ الہامی کتب کی موجودگی میں ضرورت قرآن‘‘ تقریرفرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ دین اسلام کی تعلیم دراصل حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکرآخر میں حضرت محمد مصطفٰی ﷺ پرختم ہوتی ہے قرآن کریم میں سابقہ کتب کی حسین تعلیم موجود ہے آپ نے سابقہ الہامی کتب کی تحریف کی چندمثالیں پیش کیں۔ مثلاً تمام الہامی کتب میں توحید یعنی ایک خدا کی عبادت کا تصور ملتا ہے آہستہ آہستہ ان کتب کے ماننے والوں نے توحید کے خلاف شرک کو جگہ دی اورتوحید یعنی ایک خدا کی عبادت کا تصورختم ہوگیا۔آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی تعلیم میں جوخوبیاں پائی جاتی ہیں انکی مثال دیکرذکرکیا فرمایا انسانی فطرت کی ہرضرورت کوقرآن نے پیش کیا ہے یہ کتاب مکمل ضابطۂ حیات ہے اورانسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔دعا کے بعداجلاس اختتام پذیرہوا۔

12 جولائی کومحترم ڈاکٹرمحمد عارف صاحب ننگلی ناظر بیت المال خرچ ونائب امیر مقامی قادیان کی زیرصدارت جلسہ ہواجس میں تلاوت ونظم کے بعدمکرم محمدایوب ساجد صاحب نائب ناظرنشرواشاعت نے بعنوان نماز کے متعلق قرآنی ارشادات تقریرفرمائی۔آپ نے فرمایا مومن وہ ہیں جواپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔جن میں قوموں نے عبادت کوترک کردیا وہ اقوام تباہ برباد ہوگئی۔ ہرقوم میں عبادت کا تصور پایا جاتا ہے اسلام کے طریق عبادت میں سابقہ اقوام کے تمام عبادت کے طریق موجود ہیں۔آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں جوآج ہمیں کمزوری نظرآتی ہے اس کی وجہ محض یہ تھی کہ مسلمانوں نے عبادت کوترک کردیااورروحانی لحاظ سے اس میں بگاڑ پیدا ہوگیا۔آپ نے اپنی تقریر کے آخرمیں یہ طریق عبادت کے چندنمونے پیش کئے۔صدراجلاس نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں نماز کی اہمیت کا ذکرکیااوراس بارہ میں آنحضرت کے اسوہ کی مثالیں پیش کیں۔آپ نے قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کے حوالے سے طلباءکوقرآن کریم کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

13 جولائی کے اجلاس میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد قادیان نے صدارت فرمائی۔تلاوت اورنظم خوانی کے بعدمکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشادوقف جدید نے مسئلہ نجات و فلاح ازروئے قرآن کریم کے عنوان پرتقریرفرمائی آپ نے اپنے خطاب کی ابتداء میں سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات پڑھیں اوران کی روشنی میں قرآن کریم کی فضیلت کوواضح کیا۔فرمایااگردنیا میں انبیاء کاظہورنہ ہوتا تو خدا کا تصورمفقود ہوجاتا فرمایا کہ انبیاء کومبعوث کرنے میں اللہ کی حکمت یہ تھی کہ اس نے نبیوں کے سردارانسان کامل کو پیدا کرنا تھا یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کے کمال کوحاصل کیااورانسانی ضرورت کی ہرچیز کوقرآن کریم کی روشنی میں پیش کیا۔آپ نے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ خدا سے تعلق اورمعرفت کے بعدنجات کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے اوراس محبت میں کوئی شریک نہ ہو۔فرمایا جولوگ تقویٰ اختیارکرتے ہیں ان کوکامیابی حاصل ہوتی ہے صرف ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ حاصل کرنا ضروری ہے تقویٰ اختیارکرنے سے انسان کا خدارسیدہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اوراس سے ہی حقیقی نجات حاصل ہوسکتی ہے آپ نے قرآن کریم سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔

14 جولائی محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی زیرصدارت چوتھے دن کا اجلاس منعقد ہوا۔مکرم مولانا عبدالوکیل صاحب نیاز نائب ناظم ارشادوقف جدید نے بعنوان ’’اسلامی جہاد کی حقیقت‘‘ قرآنی احکامات کی روشنی میں تقریرفرمائی۔موصوف نے اسلام میں جہاد کے حقیقی تصور کو پیش کیا اورفرمایا کہ سب سے اچھانفس کا جہاد ہے قرآن کریم کی اشاعت اوراسلام کی اشاعت کا جہاد ہے جب دشمن اسلام کوختم کرنے کے درپے ہوجائے تودفاع کی حدتک جنگ کرنا جائز ہے جیسا کہ آنحضرتؐ کے دورمیں ہواجب دشمنان اسلام کفارمکہ نے آنحضرتؐ اورآپ نے صحابہ کا عرصہ حیات تنگ کردیا عبادات سے روک دیا گیا توایسے نازک حالات میں اللہ نے آنحضرتؐ کومدینہ میں تلواراٹھانے کی اجازت دی۔

آخرمیں صدراجلاس نے اپنے خطاب میں جہاد کی حقیقی تعلیم اوراس کے تصور کوپیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اسلام کواگرکوئی شدید نقصان پہنچارہا ہے تووہ خودمسلمان علماء ہیں کیونکہ انہوں نے بنے بنائے مسلمانوں کوکافربنا کربڑاظلم کیا ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں آپ نے جہاد کی حقیقی تعریف بیان فرمائی اجتماعی دعا کے بعداجلاس ختم ہوا۔

15 جولائی کواجلاس کی صدارت مکرم منیراحمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان نے فرمائی۔تلاوت ونظم کے بعدمکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے بعنوان ’’حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے علوم قرآنی کے انکشافات‘‘ تقریرکی آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تصنیفات قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر بیان کرتی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے دورمیں اسلام پر بےشماراعتراضات ہوئے کہ مسلمان اس کا مقابلہ نہ کرسکے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ اسلام نے قرآن کریم کے محاسن قرآن کے بارے میں جواشعار لکھے ہیں کسی نے بھی آج تک ایسا معیارقائم نہیں رکھا حضورعلیہ السلام نے ہرزبان یعنی اردواورعربی فارسی زبان میں قرآن کی برکات اورنشان بیان کئے ہیں۔اسی طرح حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے علماء اسلام کوچیلنج دیتے ہوئے فرمایا کہ اگرکوئی قرآن کریم کی تفسیراوراس کا مطلب میرے مقابلہ میں بہتربیان کرسکے تومیں جھوٹا ہوں۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے جوقرآن کریم کے حقائق ومعارف بیان فرمائے ہیں ان کا ذکرکرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگرحضرت مسیح موعودعلیہ السلام نہ آتے توقرآن کے حقائق ومعارف اورقرآن کے انوارجوچھپا ہواخزانہ تھاوہ کبھی باہرنہ آتااوردنیاقرآن کے نورسے محروم رہ جاتی۔

صدراجلاس نے قرآن کریم کی شان اوراس کے بےمثل ہونے کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودعلیہ اسلام کی صداقت کا ذکرکیااسی طرح موصوف نے قرآن کریم کی چندآیات کے حضرت مسیح موعود کی تفسیر بےنظیر کے حوالے سے نمونے پیش کئے۔دُعا کے بعداجلاس ختم ہوا۔

16.7.09 کواجلاس کی صدارت مکرم ابراہیم بن یعقوب امیر جماعت ومشنری انچارج جماعت احمدیہ ٹرینی دادجنوبی امریکہ نے فرمائی۔تلاوت ونظم کے بعدمکرم مولانا مظہراحمد صاحب وسیم استاد جامعہ قادیان نے بعنوان ’’انفاق فی سبیل اللہ‘‘ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تقریرفرمائی۔آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے متعدد مقامات میں غرباءکوابھارنے اوران کے حقوق کی حفاظت کی خوبصورت تعلیم دی ہے آپ نے حضرت خدیجہؓ کے ایمان لانے کے بعد مالی قربانی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آنحضرتؐ کے سامنے حضرت خدیجہ نے سارا مال پیش کردیا توآنحضرتؐ نے سب سے پہلے غرباء میں تقسیم کیااورغلاموں کوآزادکردیا۔

آپ نے صحابہ کرام کی مالی قربانیوں کا ذکرکیااورفرمایا آنحضرتؐ کی تربیت کے نتیجہ میں صحابہ میں مالی قربانی کا معیاربہت اونچاتھااورصحابہؓ کی قربانیوں کی ایمان افروزواقعات میں بیان فرمائے۔اپنی تقریر کے آخر میں آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دواہم چیزیں جماعت کوعطا کی ہیں دنیا میں کسی قوم یافرقہ کو یہ نعمتیں نہیں نصیب ہوئیں ایک نظام خلافت دوسرانظام بیت المال آمداگرمسلمان بھی خلافت کے سایہ تلے آجائیں توانہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاکرمانگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی مسلمانوں کا بھیک مانگنا آنحضرتؐ کی تعلیم کے خلاف ہے۔صدراجلاس نے فرمایا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ قادیان میں رہنے کا موقعہ آپ کوملا ہے ہم سب آپ پررشک کرتے ہیں۔کہ یہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح موعودعلیہ السلام آئے فرمایا ہم یہاں اتنی دورامریکہ سے کیوں آئے ہیں اسلئے کہ یہاں اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔پھرموصوف کی اہلیہ نے پانچ چھ منٹ تک بزبان انگریزی اپنے جذبات کا اظہارکیا۔اجتماعی دعا کے بعداجلاس ختم ہوا۔

اختتامی اجلاس:۔محترم مولانا محمدانعام صاحب غوری ناظراعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیرصدارت جس میں تلاوت ونظم کے بعدمولانا ظہیراحمد صاحب خادم ناظردعوت الیٰ اللہ بھارت نے بعنوان برائیوں کے سدباب کیلئے قرآنی تعلیمات تقریرفرمائی۔آپ نے اپنی تقریرمیں سب سے پہلے بدظنی کے متعلق قرآنی آیات پڑھیں اوران کا ترجمہ پڑھا پھرفرمایا کہ قرآن کریم میں بہت سی برائیوں کا ذکرآتا ہے جس سے ہم سب کواجتناب کرنا چاہئے اورہرقسم کی برائی سے اگرکوئی چیزروکتی ہے تووہ نماز ہے۔آیت کریمہ اِنَّ الصّلٰوۃ تنھٰی عنِ الفَحشاء و المُنکر والبَغی کی روشنی میں احباب کونماز کی طرف توجہ کرنے کی تلقین فرمائی۔آپ نے آنحضرتؐ کے صحابہ کی صفات جوقرآن میں بیان ہوئیں ہیں ان کا بھی ذکرکیا۔

آخرمیں صدراجلاس نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے مقررین کا شکریہ ادا کیا۔پھرفرمایا کہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے قرآن کریم کے حقائق ومعارف حسین رنگ میں دنیا کے سامنے رکھے ہیں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اورجس رنگ میں حضرت مسیح موعود نے اپنے منظوم کلام میں قرآن کریم کی شان بیان فرمائی ہے وہ بھی منفرد ہے آپ نے حضورؑ کے چنداردواشعار پڑھے آخرمیں آپ نے فرمایا 23 سال کے عرصہ میں قرآن کریم آہستہ آہستہ آنحضرتؐ پرنازل ہوا ہے یہ خدا کا سچا کلام ہے اس پرعمل کرنے کی ضرورت ہے موضوع کی مناسبت سے آپ نے چندمزیدامور بیان فرمائے اوراجتماعی دعا کروائی آخری دن کے اجلاس کے آخرمیں دعا کے بعد شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

ساتوں دن کے اجلاسات میں حاضری تسلی بخش رہی مستورات نے بھی اجلاسات میں شمولیت کی۔آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہفتہ قرآن کے نتیجہ میں ہمارے دل میں قرآن سے محبت مزیدترقی کرے اورہم اس پاک کتاب کی تعلیمات پرچلنے والے بنیں۔آمین۔

(مبشراحمد بدؔرمربی سلسلہ احمدیہ قادیان)

احمدیہ مسلم مشن لکھنؤ میں

پولیس محکمہ مہاراشٹر کے اعلیٰ افسران کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مورخہ 8.5.09 کوخاکساراورمکرم فیروزاحمد صاحب سرکل انچارج لکھنؤ نے صوبہ U.P کے ایک مشہور سینئرمسلم IPS آفیسرمکرم رضوان احمد صاحب ایڈیشنل DGP برائے حقوق انسانی وشری آنندکمار صاحب

IPS انسپکٹر جنرل آف پولیس کے ساتھ تعارفی ملاقات کی۔

مورخہ 13.5.09 کو سینئر IPS شری کھنڈے راؤ شنڈے جی ایڈیشنل DGP صوبہ مہاراشٹر کی لکھنؤ مشن میں آمد پر مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ U.P نے "A Man of God" نامی کتاب بطور تحفہ پیش کی۔ پانچ بجے موصوف شندے جی کے ہمراہ ان کے دو سینئر بیچ مینٹ IPS آفیسر شری برج لال جی ایڈیشنل DGP Law & Order وکرائم اور شری رامیشور دیال صاحب ایڈیشنل DGP ٹریننگ کے ساتھ ایک تعارفی ملاقات کی گئی۔

اسی طرح سفر شاہجہانپور میں شریمتی بینا بھوکیش ضلع پولیس کپتال SSP شاہجہانپور کے مدعو کرنے پر خاکسار نے مورخہ 15.5.09 کو ان کے ساتھ ملاقات کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ''قومی یکجہتی'' و''حب وطن'' پر مبنی اپنی لکھی نظمیں پیش کیں۔ محترمہ بینا بھوکیش صاحبہ جماعت احمدیہ کی مداح و ہمدرد IPS مکرم اشوک کمار صاحب کی اہلیہ ہیں۔

مہاراشٹر کے محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسران کے ساتھ احمدیہ مسلم وفد کی تعارفی ملاقات

مورخہ 19.6.09 کو مشہور و معروف سینئر IPS شری ایس ایس ورک صاحب ڈائریکٹر جنرل آف پولیس سے ان کے آفس میں ملاقات کرتے ہوئے ان کی خدمت میں بطور تحفہ ''انڈیا کی ماربل گھڑی'' پیش کی گئی۔ موصوف DGP صاحب نے بھی خاکسار کو ''کمنڈ یشن سرٹیفکیٹ'' پیش کیا۔

دورانِ ملاقات مکرم مولوی افتخار احمد صاحب مبلغ سلسلہ وانچارج سرکل بلارشاہ بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ اس ملاقات سے قبل بھی خاکسار نے مورخہ 10.4.09 کو موصوف DGP صاحب سے ملاقات کرتے ہوئے ان کی خدمت میں صوبہ مہاراشٹر میں کئے جارہے ''حب وطن'' و''قومی یکجہتی'' پر مبنی کاموں کی تفصیل پیش کی تھی تو موصوف نے مبارکباد پیش کرتے ہوئے اظہار خوشنودی فرمایا تھا۔ موصوف ورک صاحب صوبہ مہاراشٹر سے قبل صوبہ پنجاب کے بھی DGP رہ چکے ہیں۔ جس بناء پر موصوف جماعت کی تعلیم سے بخوبی واقف ومتاثر ہیں۔

اسی روز شام 7 بجے شری جیشت شیلار صاحب اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس ACP علاقہ ناگپاڑہ ممبئی سے بھی ملاقات کر کے مکرم شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ وانچارج مشن ممبئی کا تعارف کرایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان ملاقاتوں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ (عقیل احمد سہارنپوری۔ سرکل انچارج شولاپور۔ مہاراشٹر)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے عزیزہ شائستہ تبسم اہلیہ مکرم مجیب احمد نثار صاحب آف بنگلور کو مورخہ 10.7.09 بروز جمعۃ المبارک دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام 'انعم' تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ خاکسار شبیر احمد ناصر ابن محترم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش مرحوم قادیان کی نواسی اور محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز درویش مرحوم کی بیٹی محترمہ نعیمہ نثار صاحبہ کی پوتی ہے۔ نومولودہ کے نیک وصالح اور مفید وجود بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (شبیر احمد ناصر قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں''

تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک میں چار مُناسبتین

بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۴ر نومبر ۱۹۳۸ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:

''یہ چار بڑی بڑی مناسبتیں رمضان کی تحریک جدید سے ہیں اور یہ چار مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں۔ پس اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت ومشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کے لئے آتا ہے۔ پس جس غرض کے لئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدو جہد کرو....... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض ومقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں مَیں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں.....آج میں نے چاہا کہ تمہیں تحریک جدید کے اصول کی طرف توجہ دلا دوں اور بتا دوں کہ بغیر ان اصولوں کو اختیار کئے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جن فوائد کو حاصل کرنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں.....جب تک انسان کسی کام کی حکمت نہیں سمجھتا، اُس کے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی، اُس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کے انوار کو بھی جذب نہیں کر سکتا....''

(تحریک جدید۔ ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ ۵۸۲ تا ۵۸۴)

تحریک جدید اور رمضان المبارک کی ان چار گہری مناسبتوں کو ملحوظ رکھ کر مخلصین جماعت کا شروع سے ہی یہ تعامل چلا آرہا ہے کہ وہ ہر سال ماہِ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدی فی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال وانوار کو جذب کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہِ مقدس میں بہت جلد قدم رکھنے والے ہیں بطور یاددہانی جملہ مجاہدین تحریک جدید بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمرِ ہمت کس لیں۔ ۱۵ر ماہ رمضان المبارک یعنی مورخہ ۶ر ستمبر تک اپنے واجبات تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کر کے اس ماہِ سعید کے غیر معمولی افضال وانوار سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے بھی وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جملہ امراء، صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدی فی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۶ر ستمبر سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور ۱۱ر ستمبر تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست بروقت مرتب ہو کر ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرًا۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

رمضان المبارک اور درس القرآن

الحمد للہ کہ چند یوم بعد رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہو رہا ہے اس ماہ مبارک میں اپنی اپنی جماعتوں میں درس القرآن کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔ جہاں روزانہ درس ممکن نہ ہو وہاں ہفتہ وار درس القرآن کا اہتمام کریں اور قرآن مجید کے بعض حصے جن میں اخلاقی تعلیمات ہیں اور حقوق اللہ وحقوق العباد سے متعلق حصے ہیں ان کو قرآن وحدیث کی روشنی میں شامل کریں۔

۲۔ احباب جماعت کو یہ خصوصی تحریک کریں کہ وہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کے جس حصہ کی تلاوت کریں ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی پڑھیں۔ اور جو احباب ومستورات ماہ رمضان میں مکمل ترجمہ قرآن پڑھ لیں ان کے اسماء دفتر میں بھی بھجوائیں تاکہ بغرض دُعا حضور انور کو بھجوائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر:18696 مَیں رمیضہ بیگم بنت مکرم محمد جعفر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیدد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :انور احمد پی الامۃ: رمیضہ بیگم گواہ :عبدالشکور ناصر

وصیت نمبر:18697 مَیں محمد تاجر الاسلام ولد مکرم محمد تعظیم شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 2003 ساکن ہری باٹی ڈاکخانہ بیاور ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :نظیر احمد العبد: تاجر الاسلام گواہ :چوہدری نسیم احمد

وصیت نمبر:18698 مَیں ناصر احمد ولد مکرم روزاب خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3575 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ترتیخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : چوہدری نسیم احمد العبد: ناصر احمد گواہ : الماس علی

وصیت نمبر:18699 مَیں ٹی کے طاہرہ شفیق زوجہ مکرم ٹی شفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: کرولائی میں بارہ سینٹ زمین قیمت ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے۔ طلائی زیورات: ہار تین عدد اڑتیس گرام قیمت اڑتیس ہزار روپے۔ پازیانہ 31.240 گرام قیمت اکتیس ہزار دوسو چالیس روپے۔ بالیاں دو گرام قیمت دو ہزار روپے۔ کڑا ایک عدد بارہ گرام قیمت بارہ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی شفیق احمد الامۃ: ٹی کے طاہرہ شفیق گواہ :سی کے ریاض الدین

وصیت نمبر:18700 مَیں عبدالواجد ولد مکرم کے سلیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی شفیق احمد العبد: عبدالواجد گواہ :ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:18701 مَیں آزاد محی الدین ولد مکرم سلیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.12.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی شفیق احمد العبد: آزاد محی الدین گواہ :ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:18702 مَیں کے اے عائشہ بشیر زوجہ مکرم اے بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد چوبیس گرام قیمت چوبیس ہزار روپے۔ کنگن دو عدد سولہ گرام قیمت سولہ ہزار روپے۔ بالی ایک جوڑی دو گرام دو ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :اے احمد شریف الامۃ: کے اے عائشہ بشیر گواہ :ٹی شفیق احمد

وصیت نمبر:18703 مَیں اے شمیم احمد ولد مکرم ایم عبدالوہاب صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی شفیق احمد العبد: اے شمیم احمد گواہ :ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:18704 مَیں کے محمد کنجو ولد مکرم کویا کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 67 سال تاریخ بیعت 1972 ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہانہ -/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی شفیق احمد العبد: کے محمد کنجو گواہ :اے محمد سلیم ڈاکٹر

وصیت نمبر:18705 مَیں ثابت پی احمد ولد مکرم ایم بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان آج مورخہ 17.4.06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی شفیق احمد العبد: ثابت پی احمد گواہ :وی محمد فضل

وصیت نمبر:18706 مَیں بیوی بیما زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن ووکا وڈا کخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد ستائیس گرام قیمت ستائیس ہزار روپے۔ دو عدد کڑے بائیس گرام قیمت بائیس ہزار روپے بالی چار گرام قیمت چار ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :پی وی ناصر احمد الامۃ: بیوی بیما گواہ :ایس وی محمد فضل

وصیت نمبر:18707 مَیں عبدالنور ولد مکرم آفتاب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن سڈنی ڈاکخانہ 55merriville road ضلع Kellyville Ridge صوبہ NSW آج مورخہ 20.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان ایک عدد قیمت دو لاکھ اسی ہزار ڈالر۔ مکان ایک عدد قیمت پانچ لاکھ چالیس ہزار ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہانہ -/4500 آسٹریلین ڈالر۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :فاروق احمد العبد: عبدالنور گواہ :عثمان خان

وصیت نمبر:18708 مَیں فریدہ جہاں آرا امروز زوجہ مکرم عبدالنور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن سڈنی ڈاکخانہ 55merriville road ضلع Kellyville Ridge صوبہ NSW آج مورخہ 20.9.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: نکلس، چوڑیاں تین سو پچاس گرام قیمت دس ہزار آسٹریلین ڈالر۔ حق مہر دس ہزار آسٹریلین ڈالر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہانہ -/1500 آسٹریلین ڈالر۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :فاروق احمد الامۃ: فریدہ جہاں آرا امروز گواہ :عثمان خان

وصیت نمبر:18709 مَیں خالد عبدالناصر ولد مکرم محمد عبدالرشید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن سڈنی ڈاکخانہ بلمٹن ضلع گلنڈننگ صوبہ ساؤتھ ویلز مورخہ 1.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک عدد مکان قیمت تین لاکھ آسٹریلین ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3000 آسٹریلین ڈالر۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :فاروق احمد العبد: خالد عبدالناصر گواہ :احمد صدیق

وصیت نمبر:18710 مَیں یوسف زین الدین سی ولد مکرم زین الدین سی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن کویت ڈاکخانہ کویت صوبہ کویت آج مورخہ 29.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہانہ -/140 کویتی دینار۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :پی ایم سلیم العبد: یوسف زین الدین سی گواہ :محمد حسین سلیمان

وصیت نمبر:18711 مَیں انیسہ بی بی زوجہ مکرم انیس صاحب بنت عبداللہ کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 پیدائشی احمدی ساکن کویت ڈاکخانہ کویت صوبہ کویت آج مورخہ 29.9.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہانہ -/170 کویتی دینار۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :محمد علی سی پی الامۃ: انیسہ بی بی گواہ : عبدالرحیم انیس

وصیت نمبر:18712 مَیں عبدالرحیم انیس ولد مکرم عبدالرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کویت ڈاکخانہ کویت صوبہ کویت آج مورخہ 29.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/200 کویتی دینار۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :سی کے محمد العبد: عبدالرحیم انیس گواہ :ایس وی محمد

وصیت نمبر:18713 مَیں فضل کریم ولد مکرم مقصود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ پرانا بازار بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان قیمت ایک لاکھ چالیس ہزار روپے۔ ایک عدد پلاٹ ستائیس ہزار روپے بمقام بھونیشور۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ترتیخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سید یاسین احمد العبد: فضل کریم گواہ : سی ایچ محروف

وصیت نمبر:18714 مَیں نثار الدین ٹی ٹی اے ولد مکرم علیار کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن کویت ڈاکخانہ کویت صوبہ کویت آج مورخہ 6.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/80 کویتی دینار۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :کےعبدالمجید   العبد: نثارالدین ٹی ٹی اے   گواہ :زیاد کے پی

وصیت نمبر:18715مَیں ایم انیس احمد ولد مکرم ایم بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر21 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : میرعبدالسبحان   العبد: ایم انیس احمد   گواہ : شیخ سمیع الرحمٰن

وصیت نمبر:18716مَیں رفیع احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر28 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید بشیرالدین محمود   العبد: رفیع احمد   گواہ : شیخ سمیع الرحمٰن

وصیت نمبر:18717مَیں طلعت النساء زوجہ مکرم سید فضل عمر مدثر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: زیورات طلائی ایک سوساٹھ گرام قیمت ایک لاکھ چوراسی ہزار۔حق مہر پندرہ ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید بشیرالدین محمود احمد افضل   الامۃ :طلعت النساء   گواہ : شیخ سمیع الرحمٰن

وصیت نمبر:18718مَیں سید اللہ بخش ولد مکرم سید عبداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان عمر63 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/3500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید بشیرالدین محمود احمد   العبد: سید اللہ بخش   گواہ : شیخ سمیع الرحمٰن

وصیت نمبر:18719مَیں مبارک احمد ولد مکرم عبدالرؤف صاحب قوم احمدی مسلمان عمر33 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.6.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/750 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید اللہ بخش   العبد: مبارک احمد   گواہ : شیخ سمیع الرحمٰن

وصیت نمبر:18720مَیں حشمت النساء زوجہ مکرم سید ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر64 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.6.06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ غیر منقولہ: مکان 24×90 فٹ قیمت دولاکھ روپے۔ایک عدد پلاٹ 30×60 فٹ قیمت ایک لاکھ روپے۔دوعدد دوکان 25×12 فٹ قیمت دس لاکھ روپے۔حق مہر ڈھائی ہزار روپے وصول نہیں ہوا۔میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ-/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید بشیر احمد   الامۃ :حشمت النساء   گواہ : فضل عمر مدثر

وصیت نمبر:18721مَیں نظام الدین ولد مکرم بندو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر24 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن مناہلی ڈاکخانہ مناہلی ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3438 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : حمیدالدین خان   العبد: نظام الدین   گواہ : ایم اے محموداحمد

وصیت نمبر:18722مَیں ثروت یاسمین زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب فضل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سید عبدالمنان سالک   الامۃ :ثروت یاسمین   گواہ : سمیر احمد فضل

وصیت نمبر:18723مَیں امۃ المتین زوجہ مکرم کلیم احمد سگری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر24 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: نکلس پچیس گرام۔چین پچیس گرام۔ہار 32.500 گرام۔بالیاں تین جوڑی بارہ گرام۔انگوٹھیاں پانچ عدد پندرہ گرام کل قیمت ایک لاکھ دس ہزار روپے۔نقرئی: پاؤں کی چین ساٹھ گرام قیمت بارہ سو روپے۔حق مہر بذمہ شوہر پینتالیس ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری   الامۃ :امۃ المتین   گواہ :محمد سلیم سگری

وصیت نمبر:18724مَیں محمودہ بیگم زوجہ مکرم نعیم احمد سگری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر36 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار ایک عدد، ایک جوڑی کان کی بالیاں پینتالیس گرام قیمت اڑتالیس ہزار روپے۔لچھا پندرہ گرام قیمت پندرہ ہزار روپے۔ایک عدد ہار پچیس گرام قیمت پچیس ہزار روپے۔ایک جوڑی چوڑیاں بیس گرام قیمت بیس ہزار روپے۔دو جوڑی کان کی بالیاں دس گرام قیمت دس ہزار روپے۔ایک عدد نکلس پندرہ گرام قیمت پندرہ ہزار روپے۔تین انگوٹھیاں بیس گرام قیمت بیس ہزار روپے۔نقرئی: ایک جوڑی چین چالیس گرام قیمت آٹھ سو روپے۔حق مہر بذمہ خاوند پچاس ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نورالحق ہوڈری   الامۃ :محمودہ بیگم   گواہ :محمد سلیم سگری

وصیت نمبر:18725مَیں سلیم کڈلائی ولد مکرم کے حیدروس کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن پوکاٹل تھِروڑا ڈاکخانہ پوکاٹل ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد غیر منقولہ: قطعہ اراضی دس سینٹ مع پختہ مکان قیمت تیئیس لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/40000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے حیدروس کٹی   العبد: سلیم کڈلائی   گواہ : پی عبدالناصر

وصیت نمبر:18726مَیں عطاء العلیم ولد مکرم ایم عبداللطیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر34 سال پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: نقدی کی صورت میں ایک لاکھ روپے ہے۔آبائی جائیداد سے جب کچھ ملے گا تو اطلاع کردوں گا۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ-/1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدیق اشرف علی   العبد: عطاء العلیم   گواہ : ٹی اے مبارک احمد

وصیت نمبر:18727مَیں فوزیہ بیگم زوجہ مکرم عطاء العلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر25 سال پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: بالیاں پانچ عدد سولہ گرام۔کنگن تین عدد چونتیس گرام۔انگوٹھیاں تین عدد آٹھ گرام۔ہار ایک عدد سینتالیس گرام۔نکلس ایک عدد بائیس گرام کل قیمت اندازاً ایک لاکھ ستائیس ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدیق اشرف علی   الامۃ :فوزیہ بیگم   گواہ : ٹی اے مبارک احمد

وصیت نمبر:18728مَیں ڈی ایم ستّار احمد ولد مکرم ٹی اے مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر26 سال پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ-/4500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدیق اشرف علی   العبد: ڈی ایم ستّار احمد   گواہ : ٹی اے مبارک احمد

وصیت نمبر:18729مَیں ڈی ایم کوثر احمد ولد ٹی اے مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر20 سال پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ -/150 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدیق اشرف علی   العبد ڈی ایم کوثر احمد   گواہ : ٹی اے مبارک احمد

وصیت نمبر:18730مَیں ہاجرہ ظفراللہ زوجہ مکرم محمد ظفراللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ایک عدد چوڑی چالیس گرام ایک ہار باون گرام ایک ہار چودہ گرام۔کل قیمت ایک لاکھ چھ ہزار روپے(-/106000) جائیداد غیر منقولہ: دو پلاٹ سترہ سینٹ اس زمین میں مکان بھی تعمیر کیا ہے جو میرے خاوند کا ہے البتہ زمین میری ملکیت ہے جس کی موجودہ قیمت تین لاکھ چالیس ہزار روپے ہے۔ایک پلاٹ 45 سینٹ قیمت -/450000 روپے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش سالانہ -/24000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدیق اشرف علی   الامۃ :ہاجرہ ظفراللہ   گواہ : ٹی اے مبارک احمد

وصیت نمبر:18731مَیں جوہر احمد صدیق ولد مکرم ٹی اے مبارک احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر19 سال پیدائشی احمدی ساکن موگرال ڈاکخانہ موگرال ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ -/150 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : صدیق اشرف علی   العبد جوہر احمد صدیق   گواہ : ٹی اے مبارک احمد

وصیت نمبر:18732مَیں پی پی سجنہ زوجہ مکرم سی کے ظفراللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر26 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔جائیداد منقولہ: طلائی زیورات: ہار 6.700 گرام قیمت چھ ہزار تین سو پینتالیس روپے۔ہار چار گرام قیمت تین ہزار پانچ سو روپے۔انگوٹھی 2.440 گرام قیمت تیئیس سو گیارہ روپے۔حق مہر زیورات میں شامل ہے۔میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی کے ظفراللہ   الامۃ :پی پی سجنہ   گواہ : سی کے شمس الدین

وصیت نمبر:18733مَیں این سجنہ بنت مکرم این محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر26 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل

متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: بالیاں ایک جوڑی چار گرام قیمت ساڑھے تین ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : این محمد　　الامۃ: این سجنہ　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:18734 مَیں این صالحہ بنت مکرم این محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: بالیاں ایک جوڑی چار گرام قیمت ساڑھے تین ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : این محمد　　الامۃ: این صالحہ　　گواہ : این شفیق احمد

وصیت نمبر:18735 مَیں سی ٹی عبدالرزاق ولد مکرم سی ٹی ہمزہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن ترور ڈاکخانہ ترور ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین پانچ سینٹ مع مکان قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی عبدالناصر　　العبد: سی ٹی عبدالرزاق　　گواہ : ایم ابوبکر

وصیت نمبر:18736 مَیں آئی کے ساجدہ زوجہ مکرم پی پی مظفر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن meenchanda ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: طلائی زیورات: ہار بتیس گرام۔ چوڑیاں باون گرام۔ بریسلٹ چار گرام۔ کانٹے دو گرام۔ انگوٹھی تین گرام۔ کل زیورات ترانوے گرام قیمت ترانوے ہزار روپے۔ رہائشی مکان جو کہ 6.85 سینٹ پر ہے میرے اور میرے خاوند کے نام پر ہے اس کے نصف کی مَیں مالک ہوں جس کی قیمت چار لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : مظفر احمد　　الامۃ: آئی کے ساجدہ　　گواہ : مناف بی ایم

وصیت نمبر:18737 مَیں پی پی مظفر احمد ولد ایم ای کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن meenchanda ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: رہائشی مکان جو کہ 6.85 سینٹ پر ہے میرے اور میری اہلیہ کے نام پر ہے اس کے نصف کا مَیں مالک ہوں جس کی قیمت چار لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ایم ظفر احمد　　العبد: پی پی مظفر احمد　　گواہ : بی ایم شوکت علی

وصیت نمبر:18738 مَیں ایم حسینہ زوجہ مکرم ایم رفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن بے پور ڈاکخانہ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: طلائی زیورات: ہار بتیس گرام قیمت بتیس ہزار روپے۔ چوڑیاں چھتیس گرام قیمت چھتیس ہزار روپے۔ انگوٹھیاں آٹھ گرام قیمت ایک ہزار روپے۔ کانٹے چار گرام قیمت ایک ہزار روپے۔ حق مہر دس ہزار روپے۔ رہائشی مکان سولہ سینٹ پر مشتمل ہے۔ قیمت تیس لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : نیّر احمد　　الامۃ: ایم حسینہ　　گواہ : ایم رفیق احمد

وصیت نمبر:18739 مَیں سی پی محمود احمد ولد مکرم سی پی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ماتھوٹم ڈاکخانہ arakkinar ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : بی ایم شوکت علی　　العبد: سی پی محمود احمد　　گواہ : ایم خلیل احمد

وصیت نمبر:18740 مَیں آصفہ بیگم بنت مکرم محمد اشرف صاحب قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی اڑتالیس گرام قیمت ترپن ہزار نوسو روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ سالانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد اشرف　　الامۃ: آصفہ بیگم　　گواہ : محمد یوسف انور

وصیت نمبر:18741 مَیں ایم پی جمیلہ زوجہ مکرم یو کے محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کاراپرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: بالیاں چار گرام قیمت تین ہزار پانچ سو روپے۔ حق مہر دو ہزار روپے۔ والدین کی طرف سے ترکہ کی صورت میں پچاس ہزار روپے نقد ملے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : یو کے محمد یوسف　　الامۃ: ایم پی جمیلہ　　گواہ : ٹی احمد سعید

وصیت نمبر:18742 مَیں سمیّہ ضمیم زوجہ مکرم سی ضمیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: چوڑیاں تیرہ عدد ایک سو بارہ گرام۔ ہار پانچ عدد بیانوے گرام۔ انگوٹھیاں چھ عدد پندرہ گرام۔ برسلیٹ دو عدد پندرہ گرام۔ بالیاں دو جوڑی چھ گرام۔ پازیب ایک جوڑی چوبیس گرام کل زیورات 259 گرام۔ قیمت اندازاً تین لاکھ سات ہزار پانچ سو روپے۔ حق مہر ایک سو بیس گرام وزن کے طلائی زیورات مذکورہ بالا زیورات کے علاوہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سی ضمیم　　الامۃ: سمیّہ ضمیم　　گواہ : ٹی احمد سعید

وصیت نمبر:18743 مَیں سَجِیّہ محمد زوجہ مکرم ایم ڈی ایف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: انگوٹھیاں گیارہ عدد چوبیس گرام۔ چوڑیاں دس عدد اٹھاسی گرام۔ ہار تین عدد چھیاسٹھ گرام۔ پازیب ایک جوڑی سولہ گرام۔ بالیاں ایک جوڑی چھ گرام۔ کل وزن دو سو گرام کل قیمت دو لاکھ سینتیس ہزار پانچ سو روپے۔ حق مہر ساٹھ ہزار روپے جس میں سے بیالیس ہزار روپے خاوند سے وصول ہو چکے ہیں اور باقی اٹھارہ ہزار روپے بذمہ خاوند ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ایم ڈی ایف　　الامۃ: سجیہ محمد　　گواہ : ٹی احمد سعید

وصیت نمبر:18744 مَیں زہرہ بی زوجہ مکرم کے ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ پنیرانگاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: چوڑی ایک عدد سولہ گرام۔ ایک عدد ہار سولہ گرام۔ بالیاں ایک جوڑی دو گرام۔ کل چونتیس گرام قیمت چھتیس ہزار ایک سو پچیس روپے۔ حق مہر ایک ہزار روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : کے ابوبکر　　الامۃ: زہرہ بی　　گواہ : ٹی احمد سعید

وصیت نمبر:18745 مَیں یُورابعہ زوجہ مکرم پی وی احمد کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: ایک عدد چین ایک جوڑی کانٹے بیس گرام قیمت بیس ہزر روپے۔ حق مہر تین ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی وی احمد کویا　　الامۃ: یورابعہ　　گواہ : کے ناصر احمد

وصیت نمبر:18746 مَیں وی پی نشان احمد ولد مکرم وی پی عبدالستار صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کاراپرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی احمد سعید　　العبد وی پی نشان احمد　　گواہ : کے پی طاہر احمد

وصیت نمبر:18747 مَیں ایم پی عبداللطیف صاحب ولد مکرم ایم پی محی الدین کویا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ درزی عمر 25 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ پنیترنکاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.8.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی احمد سعید　　العبد ایم پی عبداللطیف　　گواہ : آئی کے منصور احمد

کیا آپ نے بقایا ہدیہ بدر ادا کر دیا ہے......؟

اپنا بدر جاری رکھنے کیلئے جلد از جلد بقایا رقم دفتر ہذا کو ارسال کریں　(مینیجر بدر)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بقیہ خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ ۱۶

اس مرتبہ پہلی بار کرغس زبان میں منتخب آیات منتخب احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات شائع ہوئے۔ اسی طرح جن دوسری زبانوں میں پہلی بار منتخب آیات و احادیث اور مسیح موعودؑ کے اقتباسات شائع ہوئے ان میں سے بعض کا حضور انور نے ذکر فرمایا۔ فرمایا: امسال ۲۵ زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات قرآن کریم کی آیات اور احادیث کی سی ڈیز بنائی گئیں۔ منتخب آیات قرآن مجید کی ۱۸ زبانوں میں سی ڈیز تیار کی گئیں۔ منتخب احادیث کی ۲۴ زبانوں میں سی ڈیز تیار کی گئی منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود کی ۱۹ زبانوں میں سی ڈیز تیار ہوئی ہیں۔ باقی تیاری اور تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

فرمایا: اس وقت الرقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں افریقہ کے ۸ ممالک میں پریس کام کر رہے ہیں اور اس سال صرف لندن کے رقیم پریس سے شائع ہونے والی کتب و رسائل کی تعداد ۲ لاکھ ۱۲ ہزار ۵ صد ہے۔ افریقہ میں طبع ہونے والی مختلف کتب کی تعداد ۴ لاکھ ۸۶ ہزار ہے اور اب ان پریسوں کو اپ ڈیٹ کرنے کیلئے جدید مشینیں بھیجی گئی ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس وقت مینیجمنٹ بورڈ کے تحت ۱۴ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جن میں کل ۱۱۶ مرد اور ۴۶ خواتین ہیں جو اللہ کے فضل سے ۲۴ گھنٹے خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور خبر رساں ایجنسی دی رائٹر کے ساتھ بھی ایم ٹی اے کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ جو ایم ٹی اے کو روزانہ عالمی نیوز بلیٹن دیتا ہے۔ حضور نے ایم ٹی اے کی طرف سے کئے جانے والے بعض اہم پروگراموں کا بھی ذکر فرمایا۔ ایم ٹی اے العربیہ ہارٹ برڈ کے ساتھ دو مزید نئی سیٹ لائٹوں اٹلانٹک برڈ 4 اور یورپ برڈ A9 پر شروع کر دی گئی ہے اس کے ساتھ عرب دنیا میں ہر جگہ ایم ٹی اے دیکھا جا سکتا ہے اس کے علاوہ یوٹیوب پر بھی ایم ٹی اے دیکھا جا سکتا ہے اور تمام خطبات و خطابات دیکھے اور سنے جا سکتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے کئی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں اس سلسلہ میں حضور نے بعض ایمان افروز واقعات بھی پیش فرمائے۔

حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کی ۲۴ گھنٹے کی نشریات کے علاوہ امسال ۱۱۵۹ ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ ۷۶۹ گھنٹے اور ۴۰ منٹ وقت ملا اور دس کروڑ سے زائد لوگوں تک ان کے ذریعہ پیغام پہنچا اس طرح ریڈیو کے ذریعہ سے پیغام پہنچایا گیا۔ ملکی ریڈیو سٹیشن پر ۳۷۷۸ گھنٹوں پر مشتمل مختلف ملکوں میں ۵۴۴۸ پروگرام نشر ہوئے۔ جن کے ذریعہ سے ۷ کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ پھر بورکینا فاسو اور بعض اور ملکوں میں اپنے ریڈیو سٹیشن بھی چل رہے ہیں ان کے ذریعہ ان علاقوں میں لاکھوں افراد تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ مختلف ممالک میں اللہ کے فضل سے کوریج مل رہی ہے۔ احمدیہ مسلم ریڈیو سٹیشن جماعت کی تبلیغ میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اور اس کی تبلیغ سے بھی لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں حضور نے اس سلسلہ میں بعض واقعات پیش فرمائے امسال ۲۵۷ نمائشوں کے ذریعہ چار لاکھ ۷۳ ہزار افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ امسال ۷۹۰ بک سٹال ۴۸ بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ ۲۰ لاکھ ۹۷ ہزار افراد تک پیغام احمدیت پہنچا۔ مختلف ملکوں میں یہ سٹالز لگائے گئے۔

فرمایا: اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ کے فضل سے جماعت کے تعارف کا موقعہ ملتا ہے حضور انور نے عربی ڈیسک کے تحت شائع ہونے والے رسائل و جرائد اور عربی ویب سائٹ جو کہ پانچ سال قبل جماعت احمدیہ کبابیر نے تیار کی تھی کی کارکردگی کا ذکر فرمایا۔ علاوہ اس کے ایک نئی عربی ویب سائٹ کتابی ڈیٹ نیٹ کے نام سے جاری کی گئی ہے کا بھی ذکر فرمایا۔ اسی طرح بنگلہ ڈیسک۔ فرنچ ڈیسک۔ چینی ڈیسک، ٹرکش ڈیسک کی کارکردگی کا ذکر کرنے کے بعد ایم ٹی اے العربیہ کے پروگرام الحوار المباشر کے ذریعہ سے قبول احمدیت کے چند ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

شام کے ایک صاحب رعمز احمد حدیدی صاحب کے قبول احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ انہوں نے الحوار المباشر میں انجیل اور عیسائیت کے متعلق جو بات ہو رہی تھی سنی جو انہیں اچھی لگی اور یہ پروگرام سن کر اللہ کا شکر کیا پھر ۲۰۰۷ء کے رمضان میں جب پروگرام ختم ہوا تو وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نفل پڑھے اور خدا سے بہت دعا کی اور اس دوران بہت پیاری آواز سنائی دی۔ جو خدا سے پیار کرنے والے ایک بندے کی آواز تھی جب یہ آواز ختم ہوئی تو امام مہدی کی تصویر ظاہر ہوئی جس کے نیچے امام مہدی و مسیح موعود لکھا تھا دعا کے بعد میں سو گیا تو خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو خدا تعالیٰ کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں امام مہدی ہوں اگر مجھ سے کچھ پوچھنا ہے تو پوچھو لیکن میں نے منہ پھیر لیا اور ایسا سات مرتبہ ہوا۔ ساتویں مرتبہ کی آواز میں بہت شدت تھی پھر نہایت شفقت سے فرمایا کہ میں نے اس سے قبل کسی کیلئے اتنی مرتبہ قسم نہیں کھائی اور تم جانتے ہو کہ کیوں میں نے سات مرتبہ قسم کھائی۔ پھر آپ تشریف لے گئے بعد مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ اور دعا کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ اسی طرح حضور نے بعض اور ایمان افروز واقعات سنائے۔

اس ضمن میں حضور نے اٹلی کے احمد حسن صاحب کے خط کا ذکر کیا جس میں انہوں نے لکھا کہ حضرت عائشہ کی رضی اللہ عنہا عمر کے بارے میں الحوار المباشر میں جو تحقیق پیش کی گئی ہے اس کے بعد ہم سر اٹھا کر چلنے لگے ہیں اسی طرح آنحضرت صلعم کی جو عظمت آپ نے بیان کی ہے اس کے بعد ہم اپنے مسلمان ہونے پر فخر کرنے لگے ہیں۔

فرمایا سعد الفضلی کویت سے لکھتے ہیں کہ میں غیر احمدی ہوں لیکن میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ آپ اسلام کے دفاع میں صف اول میں کھڑے ہیں اور باوجود غیر احمدی ہونے کے میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے دفاع میں ہمیں آپ کی تائید میں کھڑے ہونا چاہئے۔

ناروے کے اسماعیل عدنان لکھتے ہیں کہ میں صوفی ازم سے تعلق رکھتا ہوں ایم ٹی اے کی وساطت سے آج میں دنیا کے تمام صوفیوں کو کہتا ہوں کہ آؤ اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہو جاؤ کیونکہ حضرت امام مہدی کا سارے کا سارا کلام تصوف کے اعلیٰ مضامین سے پُر ہے۔ اور دین کا مغز ہے آؤ اور حضرت مسیح موعود کی اللہ نور السمٰوٰت والارض کی تفسیر پڑھ کر دیکھو کہ کس طرح مشکوٰۃ کے مضامین کو اعلیٰ علیین تک پہنچا دیا اور دیگر علماء اس مضمون کے بیان کرنے سے قاصر رہے۔ حضور نے فرمایا بعض نوجوان صوفیاء کے پیچھے چل پڑتے ہیں جبکہ عقلمند صوفیا حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں آنا چاہتے ہیں۔

حضور انور نے اس ضمن میں بعض اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے وقف نو کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال اس تحریک میں 1945 بچوں کا اضافہ ہوا ہے اور کل تعداد 39 ہزار 81 ہوگئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 25 ہزار 13 ہے اور لڑکیوں کی تعداد 14 ہزار ہے۔ جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ ''الاسلام'' میں اردو عربی اور انگریزی زبان میں قرآن کریم کا سرچ انجن مہیا ہے اس کے علاوہ جماعتی تفاسیر اور دیگر کتب پڑھنے کے علاوہ ڈاؤن لوڈ بھی کی جا سکتی ہیں۔ شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشن کے تحت مرکز سے بھجوائی جانے والی پریس ریلیز کی تعداد ۱۰۵ ہے۔ مخزن تصاویر میں بھی کافی بہتری ہوئی ہے۔

احمدیہ آرکیٹکٹس وانجینئرز ایسوسی ایشن کے تحت گھانا کے شمالی علاقہ میں ۱۲ مقامات میں بورکینا فاسو میں ۱۰ مقامات پر گیمبیا میں دس سیرالیون میں دس تنزانیہ میں دس یوگنڈا میں دس اور کانگو میں دس مالی میں ۱۲ بینن میں ۱۵ ٹوگو میں ۵۔ اسطرح کل ۱۰۵ سولر سسٹم لگائے گئے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار پانچ سو سولر لینٹین ۶ ملکوں میں تقسیم کی گئیں۔ افریقہ کے دور دراز علاقوں میں ۳۵۷ ہینڈ پمپ نصب ہو چکے ہیں۔ امسال لگائے جانے والے پمپ کی تعداد ۱۶۵ ہے۔ حضور انور نے احمدی انجینئرز کی قادیان کی یادگار خلافت کے علاوہ بعض اور خدمات اور واقعات کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور نے ہومینٹی فرسٹ کے تحت کی جانے والی خدمات انسانیت کیا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مختلف جگہوں پر بڑا اچھا کام ہو رہا ہے جس کے تحت مختلف ممالک میں آئی کیمپ، غربا کو امداد، قیدیوں کی خبر گیری کا کام کیا گیا۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے ۱۲ ممالک میں ۳۶ ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ۳۸ ڈاکٹر مصروف ہیں اس کے علاوہ ۱۲ ممالک میں ۵۲۱ ہائر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول ہیں۔ دوران سال کینیا میں شیانڈا کے علاوہ براکو میں نئے جاری ہونے والے ہسپتال کا ذکر فرمایا۔

حضور انور نے احمدی ڈاکٹروں خصوصاً پاکستان کے ڈاکٹروں کو تحریک فرمائی کہ قربانی کے جذبے کے تحت کچھ عرصہ کیلئے اپنے آپ کو طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کی خدمت کیلئے پیش کریں۔ حضور نے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کی بہترین کارکردگی کا ذکر فرمایا کہ اب تک ۱۸ ماہ میں ۶۵ ہزار مریضان کا معائنہ کیا گیا۔

فرمایا: نومبائعین سے رابطوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ ۷۰ فیصد نومبائعین سے رابطہ کریں ان میں گھانا۔ ۵۱ ہزار افراد کے ساتھ رابطہ کر کے سرفہرست ہے اور گذشتہ ۵ سال میں ۸ لاکھ ۱۸ ہزار افراد سے رابطہ کر چکے ہیں نائجیریا نے امسال ۹۵ ہزار ۱۱۸ افراد سے رابطہ کیا۔ اسی طرح بورکینا فاسو نے ۱۶ ہزار نومبائعین سے رابطے قائم کئے اس کے بعد حضور انور نے اور ممالک کا ذکر فرمایا۔

فرمایا امسال بیعتوں کی تعداد اللہ کے فضل سے چار لاکھ ۱۶ ہزار دس ہے۔ اور ۱۱۱ ممالک سے ۳۶۶ قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ اور یہ تعداد گذشتہ سال سے زائد ہے۔

حضور نے فرمایا: ہر سال متعلقہ جماعتوں سے میں کہتا ہوں کہ یہ جو نئی بیعتیں ہوئی ہیں، ان سے مسلسل رابطہ رکھنا ہے اور جماعت کا فعال حصہ بنانا ہے۔ جماعت نائیجریا کی اس سال بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۴۵ ہزار ہے۔ غانا کو بھی اس سال ۳۸ ہزار ۹۰۰ بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی۔ مالی میں ۶۷ ہزار ۹۹۰ بیعتیں ہوئیں۔ حضور انور نے اس سال بیعتیں کرانے والے مزید ممالک کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بھارت میں امسال بیعتوں کی تعداد ۷۵۲۳ ہے۔ حضور انور نے بیعتوں کے تعلق سے بعض ایمان افروز واقعات بھی سنائے۔

فرمایا: ایسے بھی لوگوں کے واقعات ہیں جو احباب جماعت کے اخلاق کو دیکھ کر جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور مخالفت کے باوجود نومبائعین کے ایمانوں کو تقویت حاصل ہو رہی ہے پھر قبولیت دعا اور تائید الٰہی کے بھی بہت سے واقعات ہیں اسی طرح دعوت الیٰ اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام کے واقعات ہیں۔ حضور انور نے مکرم امیر صاحب صوبہ بنگال و آسام کی طرف سے لکھا گیا ایک واقعہ بھی سنایا کہ مخالفین نے جماعت کے خلاف ایک جلسہ کیا لیکن بارش اور طوفان کی وجہ سے ان کا سٹیج دھنس گیا اور تین لوگ موقعہ پر ہلاک ہو گئے اور دو کی بعد میں موت ہو گئی۔ حضور نے فرمایا بعض کو اللہ تعالیٰ خواب کے ذریعہ تسلی بھی دیتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے بعض واقعات پیش کئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت جبکہ دنیا میں شدید مالی بحران چل رہا ہے جماعت احمدیہ مالی قربانی میں غیر معمولی طور پر بڑھ رہی ہے۔ اس سال پہلے سے بڑھ کر قربانی جماعت نے پیش کی ہے۔ نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۲۰۰۴ء میں ۳۸ ہزار ایک سو پچاسی تھی اور اب یہ تعداد ایک لاکھ ۵ ہزار ۳۷۷ ہو چکی ہے۔ اس وقت تک بفضلہٖ خدا ۹۸ ممالک میں نظام وصیت قائم ہو چکا ہے ان میں سرفہرست پاکستان ہے پھر جرمنی اور انڈونیشیا ہے پھر کینیڈا اور پانچویں نمبر پر برطانیہ ہے۔ اس سلسلہ میں بھی حضور نے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔

فرمایا: یہ جماعت احمدیہ ہے جو اس بات کو سمجھتی ہے کہ اپنے اندر پاکیزہ تبدیلی کرنے سے ہی اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور دینی و دنیوی ترقیات بھی حاصل ہوتی ہیں۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں جماعت کی ترقیات دکھاتا چلا جائے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

مسلمان اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو صاف دل ہو کر پڑھیں تو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کی مخالفت نہ کریں

آج اگر خدا تک پہنچنا ہے اور اس کا حسن دیکھنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے ساتھ جڑ کر ہی نظر آ سکتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7 اگست 2009ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن یوکے

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الہام الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے روح کی تعریف فرمائی اور فرمایا رُوح دراصل اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ کلام ہے۔ یہ پاکیزہ کلام اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر نازل فرمایا اور جو نہایت عالی شان رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام زمانوں اور مکانوں پر محیط نازل ہوا اور پھر آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس کا نزول ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا: یلقی الروح علیٰ من یشاء من عبادہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا یہ ترجمہ فرمایا کہ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت بخشتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا۔ انت منی بمنزلۃ روحی یعنی تو میرے لئے میری روح کے مرتبہ پر ہے۔ پس یہ اللہ کا کام ہے کہ اپنے خاص بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے روح ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَنْ نَّشَاءُ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ۔

(سورۃ انعام آیت ۸۴)

یعنی ہم جس کو چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں یقیناً تیرا ربّ بہت حکمت والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پس یہ خدا ہے جو درجات کو بلند کرتا ہے۔ اس دنیا میں اپنے روحانی نظام کو چلانے کیلئے اپنے انبیاء اور مقربین کو بھیجتا ہے۔ فرماتا ہے وہ حکیم بھی ہے اور علیم بھی ہے اس کی حکمت فیصلہ کرتی ہے کہ کس کو اور کہاں اپنے خاص پیغام کے ساتھ بھیجے اور اس زمانے میں حکیم و علیم خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو بھیجا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقام و مرتبہ کا ذکر فرمایا ہے اور آپ کی آمد کی خاص نشانیاں اپنی اُمت کو بتائی ہیں۔ مسلمان اگر حضرت مسیح موعودؑ کے اس پیغام کو صاف دل ہو کر پڑھیں تو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کی مخالفت نہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کو نبی اور اپنے خلیفہ کا مقام عطا فرمایا ہے اور فرمایا جو اس زمانہ میں ہو۔ اس کو میرا سلام پہنچائے۔ احادیث میں مہدی کے متعلق آپؐ نے جو نشانیاں بتائی ہیں ان میں سے ایک نشانی یہ ہے جو سنن دارقطنی میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے مہدی کی صداقت کے لئے دو نشان ہیں جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے یہ دو نشان کسی کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ کہ چاند کو رمضان کے مہینے میں اس کے گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلی رات کو اور سورج کو اسی ماہ مبارک میں اس کے گرہن لگنے والے دنوں میں سے درمیانے دن میں گرہن لگے گا۔ پس جہاں اس حدیث میں آپ نے امام مہدی کے مقام کا ذکر فرمایا ہے اور اس کو ''ہمارے مہدی'' کہہ کر مخاطب فرمایا ہے وہیں اس کے غیر معمولی ہونے کا ذکر فرمایا۔ یہ نشان 1894ء میں پورا ہوا۔

فرمایا یہ نشانیاں ہمیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی تائید میں نظر آتی ہیں۔ اور ان کو دیکھ کر ایک سعید فطرت انسان جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آج تک آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقام کو الہاماً بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک انک باعیننا یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والآخرۃ یعنی اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی تو میری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔

پس آج اگر خدا تک پہنچنا ہے اور اس کا حسن دیکھنا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کے ساتھ جڑ کر ہی نظر آ سکتا ہے۔ کیا خدا کی طرف جھوٹ منسوب کر کے کوئی یہ نشان دکھا سکتا ہے ہرگز نہیں یہ خدا کا سچا کلام ہے اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام ہر روز ایک نئی شان سے بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک یعنی ہم نے تجھ سے تیرا بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی اور ہم نے تیرا ذکر تیرے لئے بلند کر دیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ یا عبد الرافع انی رافعک یعنی اے درجات کے بلند کرنے والے خدا کے بندے یقیناً میں تیرے درجات بلند کروں گا۔ فرمایا یہ چند الہامات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام کے ذریعہ تسلی دی تو آپؑ کے حق میں زمین و آسمان نے گواہیاں دیں۔ آپؑ پر ایمان لانے والا ہر شخص گواہ ہے کہ خدا نے اس کے دل میں آپ کے اعلیٰ و ارفع مقام کی پہچان عطا کی ہے۔ اس وقت میں چند باتیں آپؑ کی صداقت میں جو آپ نے کتاب ''انجام آتھم'' میں بیان فرمائی ہیں بیان کرتا ہوں۔ کتاب انجام آتھم پادری عبداللہ آتھم کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھی تھی۔ عبداللہ آتھم وہ شخص تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے باعث عبرت کا نشان بنا اور اس سے حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا اظہار ہوا۔ پادری عبداللہ آتھم کی وفات پر جب بعض علماء نے حضرت مسیح موعود کی دشمنی میں اسے نشان تسلیم کرنے سے انکار کیا تو ایسے تمام علماء کو حضرت مسیح موعودؑ نے دعوت مباہلہ دی اور عربی میں ایک مکتوب لکھا جس میں آپ نے تائیدات الٰہیہ کا ذکر فرمایا اور آخر میں آپ نے ایک ضمیمہ تحریر فرمایا جو مولوی ثناء اللہ امرتسری کے جواب میں ہے کہ اللہ آپؑ کو عزّت کا مقام دے گا۔ فرمایا اس میں سے کچھ حصے میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

سو جاننا چاہئے کہ وہ امور بتفصیل ذیل ہیں جو بحکم العاقبۃ للمتقین ہمارے عزت کے موجب ہوئے اول (۱) آتھم کی نسبت جو پیشگوئی تھی وہ اپنے واقعی معنوں کی رو سے پوری ہوگئی جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں لکھی گئی تھی۔ آتھم اصل منشاء الہام کے مطابق مر گیا (۲) دوسرا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ ان عربی رسالوں کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویوں اور پادریوں کو ذلیل کرنے کیلئے لکھا گیا تھا جو اس کے مقابل پر کچھ نہ لکھ سکے۔ (۳) تیسرا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ قبولیت ہے جو مباہلہ کے بعد کھل گئی۔ مباہلہ سے قبل میرے ساتھ تین چار سو آدمی ہوں گے اور اب کچھ آٹھ ہزار سے زائد لوگ ہیں۔ (۴) چوتھا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف کے نشان کا ظاہر ہونا ہے۔ (۵) پانچواں امر جو مباہلہ کے بعد عزت کا موجب ہوا وہ علم قرآن میں اتمام حجت ہے۔ سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا گیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ تم میں سے کوئی میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل کوئی نہ آیا۔ (٦) چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور مولوی عبدالحق کی ذلت کا باعث ہوا یہ ہے کہ عبدالحق نے اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا سو خدا کے فضل و کرم سے میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام شریف احمد ہے لیکن اس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ (۷) ساتواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا وہ مالی فتوحات ہیں جو اس درویش خانہ کیلئے خدا نے کھول دیں۔ (۸) آٹھواں امر اس ضمن میں کتاب ست بچن کی تالیف ہے۔ (۹) نواں امر اس ضمن میں یہ ہے کہ اس عرصہ میں آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ (۱۰) دسواں امر جو عبدالحق کے مباہلہ کے بعد میری عزت کا باعث ہوا جلسہ مذاہب لاہور ہے۔ اس میں پڑھا جانے والا مضمون بفضلہ تعالیٰ تمام مذاہب کے مضامین پر بالا رہا۔

فرمایا: پس خدا نے ہر موقع پر آپ کو نشان دکھائے ہیں آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو تین لاکھ سے زائد نشان عطا فرمائے۔ فرمایا: اس کے نمونے آج بھی ہم دیکھ رہے ہیں۔ کئی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کی خوابیں دیکھیں۔ ہر طرف سے خدا تعالیٰ برکات کا نزول فرما رہا ہے اور یہ الہام نہایت شان سے پورا ہو رہا ہے۔ اریک برکات من کل طرفٍ کہ میں تجھ کو ہر طرف سے برکات دکھاؤں گا۔ پس افسوس ان لوگوں پر جو خدا تعالیٰ کے نشانوں پر غور نہیں کرتے اور نہیں دیکھتے کہ آج اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو کس طرح برکات سے نواز رہا ہے......! پس وہ سچے وعدوں والا خدا اپنی فتوحات اور اپنے غلبوں کو جاری رکھے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین آج پوری دنیا میں بدنام ہیں۔ جہاں انہوں نے احمدیوں پر ظلم کرتے ہوئے عبادتوں سے روکا تھا ان کے کلمہ پڑھنے پر بین لگایا تھا وہیں آج خود حکومت ان کی مساجد کو گرا رہی ہے اور اسلام کے نام پر ظلم کی انتہا یہ ہے کہ ابھی حال ہی میں عیسائیوں پر بربریت کا بھیانک نمونہ دکھایا گیا۔ عمومی حالت ملک پاکستان میں لاقانونیت کی ہے۔ اسلئے پاکستان کے احمدی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان حالات کو بدلے اور وہاں ہر شہری کو امن عطا ہو۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملتان کے ایک احمدی نوجوان عطاء الکریم صاحب کی شہادت کا ذکر فرمایا۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 | Thursday | 13th august 2009 | Issue No. 33

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال ۲ نئے ممالک سربیا اور لیتھوینیا میں احمدیت کے نفوذ کے ساتھ ۱۹۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

☆پاکستان کے علاوہ ۵۳۱ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں جب کہ ۷۹۰ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے☆دوران سال جماعت احمدیہ کو اللہ کے حضور مجموعی طور پر ۳۹۹ مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے☆اب تک ۱۰۲ ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۲۱۱۷ ہوگئی ہے☆امسال اشانٹی زبان میں ترجمہ قرآن کے ساتھ تراجم قرآن مجید کی تعداد ۶۹ ہوگئی ہے

دوران سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے بے شمار افضال و برکات میں سے چند ایک کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 جولائی 2009ء بمقام جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی یو کے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۴۳ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے تیسرے اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم حانی طاہر احمد صاحب نے کی اور مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے ترجمہ پیش کیا۔ آپ کے بعد مکرم ندیم زاہد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام :

میں کیوں کر گن سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام

بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں آپ نے پچیس لاکھ سٹرلنگ پاؤنڈ خلافت احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام پذیر ہونے اور دوسری صدی کے آغاز پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں پیش فرمایا اور ان ممالک کے نام بھی پڑھ کر سنائے جہاں سے احمدی جماعتوں نے اس مد میں قربانی پیش کی۔ اس کے بعد حضور انور نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج کے دن جیسا کہ آپ جانتے ہیں ان افضال کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے جو دوران سال اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر نازل فرمائے۔ فرمایا اس سے پہلے جو مکرم شبیر احمد صاحب نے سپاسنامہ پڑھا ہے یہ دراصل قادیان کے جلسہ سالانہ دسمبر ۲۰۰۸ میں پڑھا جانا تھا اور اس کے ساتھ مختلف براعظموں کے نمائندوں نے سپاسنامے پڑھنے تھے اور خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی وفا کا اظہار کرنا تھا۔ لیکن بعض حالات کی وجہ سے وہ جلسہ منعقد نہیں ہوسکا۔ تو صدر صاحب خلافت جوبلی کمیٹی نے درخواست کی تھی کہ اس جلسہ پر اس کو پڑھ دیا جائے اور ان ملکوں کے نام بھی سنائے جائیں جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ فرمایا سب سے پہلے تو میں ان جماعتوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس جوبلی فنڈ میں حصہ لیا اور ایک بہت بڑی رقم اللہ کے فضل سے جوبلی فنڈ کیلئے پیش کی جس کی وجہ سے بہت سے ایسے منصوبے جن کے بارے میں مجھے فکر تھی کہ کس طرح تکمیل ہوگی وہ اللہ کے فضل سے مکمل ہوگئے۔ کیونکہ جوبلی فنڈ جمع ہوکر جس طرح مرکز میں آتا رہا (فائنل دسمبر میں ہونا تھا) ان کے متعلق منصوبے میں نے شروع کردیئے تھے اور جوں جوں یہ رقم ملی ان پر خرچ بھی ہوتے رہے۔ فرمایا جوبلی سال میں افریقہ میں بعض بڑی مساجد تعمیر کی گئیں مشن ہاؤسز پر یہ رقم خرچ کی گئی جو تقریباً دس لاکھ ۶۵ ہزار پاؤنڈ ہے۔ پھر افریقہ میں پانی کی فراہمی اور سولر سسٹم کی تنصیب میں یہ رقم خرچ کی گئی پھر مسجد اقصیٰ قادیان کی توسیع کی گئی جس کے نتیجہ میں مزید پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہوگئی ہے اسی طرح لائبریری کی ایک بڑی بلڈنگ وہاں بنائی گئی ہے۔ جس میں کئی لاکھ کتابیں آسکتی ہیں۔ اس طرح پریس کی تعمیر کی گئی پھر ایک بڑا گیسٹ ہاؤس بنایا گیا۔ یہاں بھی اندازاً سات آٹھ لاکھ پاؤنڈ دئے گئے باقی کچھ مرکز سے دئے گئے۔ پھر بنگلہ دیش میں مساجد کی تعمیر کیلئے رقم دی گئی یورپ میں مساجد اور مشن ہاؤس خریدنے کیلئے قریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ دئے گئے۔ اس طرح پچیس لاکھ پاؤنڈ جو دیئے گئے تھے خرچ ہوئے اور بعض غریب ایشین ممالک کے پروجیکٹ کی تکمیل میں کچھ رقم خرچ ہوئی۔ اس لحاظ سے آسانی پیدا ہوگئی اور جو منصوبے کئی سال لے سکتے تھے اللہ کے فضل سے یہ فنڈ مہیا ہونے سے ان کی تکمیل ہوگئی۔ تمام احباب جماعت کا جنہوں نے اس میں حصہ لیا، میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

فرمایا جیسا کہ روایت ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا کچھ ذکر ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے دنیا کے ۱۹۵ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اس سال دو نئے ممالک ملے ہیں اس سال سربیا اور لیتھوینیا میں احمدیت کا نفوذ ہوا دوران سال اللہ کے فضل سے ۳۸ ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے قائم کئے گئے۔ حضور انور نے بعض ممالک کا ذکر کرتے ہوئے ان کی تفاصیل بھی پیش کیں۔

فرمایا: خدا کے فضل سے پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد پانچ صد اکتیس ہے ان کے علاوہ سات صد نوے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر ۱۳۹۰ علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ان میں مالی سرفہرست ہے جہاں ۱۵۵ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر ہندوستان ہے جہاں ۱۰۴ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں یہاں بھی مخالفت بڑے زوروں پر ہے۔ سیرالیون میں ۷۴ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اس کے بعد حضور نے بعض اور ممالک کے نام بھی پڑھ کر سنائے جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

حضور انور نے کرغستان کا شغر میں جماعت کے قیام کا ایک واقعہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اشیر علی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک روز ایک غیر احمدی دوست اکمل صاحب مجھے گھر کے سامنے ملے میں ان کو گھر کے اندر لے گیا احمدیت کا تعارف کروایا۔ اس دوران اکمل صاحب جماعت کی ایک کتاب اٹھا کر کھولتے ہیں اور وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ اس انسان کو میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ہمارے گاؤں کے مشرق میں پہاڑ کی طرف سیدھے کھڑے تھے اور ہمارے گاؤں کی طرف منہ کرکے دعا کر رہے تھے۔ اللہ کے فضل سے پچھلے ڈیڑھ سال میں ۶۰۔۶۵ افراد پر مشتمل جماعت یہاں قائم ہوچکی ہے۔

پھر احمد جبرائیل صاحب لکھتے ہیں کہ گھانا کے شمال میں بارڈر سے قریباً ۱۵ کلومیٹر دور ٹوگو میں اندر جاکر تبلیغ کیلئے ایک ٹیم وہاں بھجوائی گئی تھی خاکسار بھی اپنی ٹیم لیکر وہاں جاکر ملا اور لوگوں سیا ملاقات کی اس وقت وہاں کے لوگوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی خبر دی اس موقعہ پر ایک بزرگ آدمی نے کھڑے ہوکر جذباتی رنگ میں تقریر کی اور کہا کہ اسلام یہاں سینکڑوں سال تک رہا ہے مگر ۴۰ سال قبل اسلام ہمارے گاؤں سے غائب ہوگیا اور میں آج بھی اس علاقے میں اس کے آثار دکھا سکتا ہوں میری عمر ۷۰ سال سے زائد ہے اور تب سے میں ایک کیتھولک عیسائی ہوں میرے لئے بہت مشکل ہے کہ میں اسلام کی طرف لوٹ آؤں لیکن چونکہ ایمان ابھی تک ہمارے خون میں ہے اس لئے ہمارے بچوں اور نئی نسل کو اختیار ہے کہ وہ آپ کی جماعت میں شامل ہو جائیں چنانچہ اس وقت تبلیغی نشست میں ۴۳ لوگوں نے بیعت کی۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کو دوران سال جو مساجد اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی ان کی مجموعی تعداد ۳۹۹ ہے جس میں سے ۱۶۴ نئی تعمیر کی گئیں اور ۲۳۵ مساجد بنی بنائی عطا ہوئیں ہیں اس میں امریکہ افریقہ یورپ ایشیاء مختلف ممالک کی مساجد ہیں۔ مختلف ممالک میں جہاں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: چاڈ، کانگو، برازیل، وینزویلا کے جنوبی علاقے میراکیو میں پہلی مسجد کی توفیق ملی۔ کیٹوریل گنی میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ بولیویا میں ایک قطعہ زمین مسجد کیلئے خرید لیا گیا ہے اسی طرح بہت سے علاقے ہیں جہاں مسجد کیلئے زمینیں خرید کی گئی ہیں۔ حضور انور نے مساجد کے ضمن میں بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اسی طرح حضور انور نے بعض ان مقامات کا ذکر فرمایا جہاں پہلی بار مشن ہاؤس تعمیر ہوا ہے فرمایا دوران سال ۱۰۶ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا اور گذشتہ سالوں کو شامل کرکے اب تک ۱۰۲ ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۲۱۱۷ ہوگئی ہے اس میں بھی ہندوستان سرفہرست ہے جہاں ۳۶ نئے مراکز قائم ہوئے حضور انور نے بعض اور مقامات پر نئے تبلیغی مراکز کے قیام کا ذکر فرمایا۔

وکالت تصنیف کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا امسال تراجم قرآن مجید کی تعداد ۶۹ ہوگئی ہے جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد ۶۸ تھی۔ نئے شامل ہونے والی اشانٹی گھانا کی علاقائی زبان ہے۔ اسی طرح منتخب آیات کے بھی تراجم مختلف زبانوں میں ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف زبانوں میں دیگر کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔ عربی زبان میں تفسیر کبیر کی ۸ویں جلد شائع ہوئی ہے۔ اس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب روحانی خزائن کی پہلی ۱۲ جلدوں کے پہلی بار کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن شائع ہوئے۔ یہ جلدیں پاکستان کے علاوہ ہندوستان اور برطانیہ سے بھی شائع ہوئی ہیں۔ تذکرہ بھی مع انڈیکس انگلش میں شائع ہوا ہے۔ اسی طرح مختلف زبانوں میں بہت سے فولڈرز شائع کئے گئے اور کتابوں کے ترجمے کئے گئے۔ اسی طرح حضور انور نے بعض دیگر کتب کا بھی تذکرہ فرمایا۔ فرمایا شعبہ اشاعت کی رپورٹ کے مطابق ۴۰ ممالک میں دوران سال ۵۲۳ کتب پمفلٹ فولڈرز وغیرہ ۳۱ مختلف زبانوں میں شائع ہوئے جن کی مجموعی تعداد ۲۴ لاکھ ۸۶ ہزار ہے۔

باقی خلاصہ خطاب صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں